احیائے تصوف کا علمبردار

# ماہنامہ نوائے صوفیہ

اسلام آباد

شمارہ نمبر ۱۱ — میلادالنبیؐ نمبر — ماہ ستمبر ۱۹۹۵ء

بلغ العلیٰ بکمالہ

کشف الدجیٰ بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ

صلو علیہ و آلہ

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست

اگر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی ست

(اقبالؒ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# کملی والےؐ

غازی محمد نعیم

ہے کوئی جو اس کنوئیں میں بھی نگاہ آگے ڈالے
مجھے قید سے نکالے ، مری زندگی بچا لے

میں اسی لئے تو چپ ہوں کہ مری صدا کا پتھر
ترا شیشہ سماعت کہیں توڑ ہی نہ ڈالے

ہوا اس رخ شگفتہ کا خیال یاد ماضی
کہ الم کی مکڑیوں نے وہاں بن دیئے ہیں جالے

مجھے کیا ملے گی منزل ترے خواب کی دھنک کی
کہ خیال سے سفر کے پڑے پاؤں میں تو چھالے

مرے آنسوؤں کے جگنو جہاں بجھ کے رہ گئے ہیں
وہاں رہنما بنے ہیں تری یاد کے اجالے

ترا اسم پاک احمدؐ ، کہ ہے جس کا لطف بے حد
ہیں زمین سے فلک تک ترے نام کے حوالے

یہ سلام کا عقیدہ ، یہ درود کا وظیفہ
ترے عاشقوں کی خاطر ہیں شراب کے پیالے

وہی مرجع عقیدت کہ ہیں عالمیں کی رحمت
جو سدا بوقت مشکل مجھے یاس سے نکالے

نہ بتائے مجھ کو پاگل کہیں عہد نو کی دانش
مرے دل کو دے تسلی ذرا کالی کملی والے

کہیں زندگی کی بازی ہی نہ ہار جائے غازی
اسے جلد سوئے یثرب ہی حضورؐ اب بلا لے

ماہنامہ

احیائے تصوف کا علمبردار

# نوائے صوفیہ

اسلام آباد

شمارہ نمبر ۱ ماہ ستمبر ۱۹۹۵ء قیمت ۱۰ روپے


## فہرست مضامین




مدیر و ناشر

ابوالعرفان علامہ محمد بشیر


## بدل اشتراک زر سالانہ

| | |
|---|---|
| پاکستان | -/120 روپے سالانہ |
| سعودی عرب | -/1400 روپے سالانہ (بشمول خصوصی ڈاک چارج) |
| کویت | -/600 روپے سالانہ |
| متحدہ عرب امارات | -/600 روپے سالانہ |
| انڈیا | -/400 روپے سالانہ |
| یورپ | -/600 روپے سالانہ |


فلیٹ نمبر ۲، بلاک نمبر ۱۴ — اکاؤنٹ نمبر ۸-۵۸۰۷

کیٹگری IV آئی ایٹ I — UBL. Sectt

اسلام آباد — اسلام آباد

ادارہ..................

ایڈیٹر اینڈ پبلشر: محمد بشیر نے پرنٹ شاپ 99-6 ویسٹ بلیو ایریا اسلام آباد سے چھپوا کر A-358 سیکٹر 1/1-6-G اسلام آباد سے شائع کیا

# تفکر و تذکر

ڈاکٹر غازی محمد نعیم

حضور پاک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں قرآن مجید میں یوں ارشاد ہوا ہے۔ وما ارسلنک الا رحمۃ اللعالمین اور ہم نے آپؐ کو عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

اللہ پاک کی پیدا کردہ اس کائنات میں جب انسان وسعت زمان و مکاں کا تصور کرے تو انسانی تہذیب و تمدن کی تاریخ اتنی مختصر اور غیر اہم معلوم ہوتی ہے کہ اسے ایک وسیع و عریض صحرا میں ریت کے ایک ذرے کی حیثیت سے مماثل سمجھا جاسکتا ہے مگر خالق حقیقی کے نزدیک طول و عرض، وسعت اور فاصلے کچھ زیادہ اہمیت نہیں رکھتے۔ صنعت اور کاریگری کے لحاظ سے مادے کے ایک جوہر (Atom) کے اندر بھی حسن اور خلاقی کی وہی دنیا آباد ہے جو پورے نظام شمسی میں ہے۔ پس خدا کے نزدیک ایک مچھر کے پر کی بھی وہی حیثیت ہے جو بحر و بر کی ہے۔ البتہ خالق حقیقی کی ایک تخلیق ایسی ہے جس پر پیدا کرنے والے نے خود ناز فرمایا ہے۔ اور یہ گراں قدر تخلیق انسان ہے۔ چنانچہ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ۞ ہم نے انسان کو بہترین انداز پر پیدا کیا ہے۔ بس انسان چاہے وہ کسی بھی رنگ و نسل سے تعلق رکھتا ہو اور چاہے کسی بھی عقیدے اور مذہب کا حامل ہو تخلیق کے اعتبار سے خدا کی بہترین مخلوق ہے۔ (یہ الگ بات کہ انہی میں سے کچھ انسانوں کو "اسفل السافلین" یعنی پستی اور ذلت کی طرف بھی لوٹایا گیا ہے۔)

خداوند تعالیٰ نے تخلیق انسانی کے ذرائع اپنی قوت تخلیق کا بہترین اظہار فرمایا لیکن کائنات میں کارفرما ہر عمل کی طرح تخلیق کے عمل کا بھی ایک نقطہ عروج ہونا لازمی تھا تاکہ ایک ایسا شاہکار تیار کیا جاسکے جس سے بہتر تخلیق کی مزید گنجائش نہ رہے۔ چنانچہ خالق حقیقی نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک ذات کو خلق فرمایا۔

پس وسعت اور جسامت کے اعتبار سے حقیر ہونے کے باوجود انسان کی اہمیت دیگر تمام کائنات سے زیادہ ہے اور حضور پاک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارک دنیا و آخرت کے تمام نظاموں بشمول جملہ اقوام و ملل انسانی سے زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔ چونکہ آپ کی ذات مبارک نقاش فطرت کی کاریگری کا حسین ترین شاہکار ہے اسی لئے حسن و خوبی کا سب سے بڑا نمونہ بھی ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ بے شک تمہارے لئے رسول اللہؐ (کی سیرت طیبہ) میں بہترین نمونہ عمل موجود ہے۔

انسانی زندگی کے دو اہم پہلو ہیں۔ ایک جسمانی پہلو اور دوسرا روحانی پہلو۔ تاریخ انسانی کا مطالعہ کیا جائے تو بے شمار ایسے انسان نظر آئیں گے جنہوں نے اقلیم جسمانی میں اپنی برتری کے جھنڈے گاڑے اور ایسے بھی افراد کی کمی نہیں جنہوں نے اپنی روحانی صلاحیتوں کا لوہا منوایا۔ مگر نمونہ کامل یقیناً وہی ہوگا جس کی سیرت اور کردار علم و حکمت، تہذیب و معاشرت، سیاست و معیشت، غرض زندگی کے ہر پہلو میں نوع انسانی کی کامل رہنمائی فراہم کر سکیں۔ اس کی شخصیت ایسی ہمہ گیر ہو جو جسم اور روح، امن اور جنگ، جلال اور جمال، تجرید و تاہل، سفر و حضر، فقیری و بادشاہی، خلوت و جلوت، غرض زندگی کی قوس قزح کے تمام رنگوں پر محیط ہو اور بحیثیت معلم، بحیثیت تاجر، بحیثیت فاتح، بحیثیت سپہ سالار، بحیثیت طبیب جسمانی و روحانی، بحیثیت سربراہ کنبہ و سربراہ مملکت و حکومت، بحیثیت ہمدم و جلیس اور غرض بحیثیت انسان کامل اپنی مثال آپ ہو۔ پس ارتقائے انسانی چاہے جس منزل کو کیوں نہ رسائی پائے نہ تو رسول خدا محمد مصطفیٰ سے بڑھ کر اکمل و اتم کسی انسان کامل کا وجود میں آنا ممکن ہے نہ آپ کے لائے ہوئے نظام یعنی دین اسلام (جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا و رضیت لکم الاسلام

دنیا سے بہتر کسی نظام کا وجود میں آنا ممکن ہے نہ آپ پر نازل شدہ کتاب یعنی قرآن حکیم سے زیادہ علم و حکمت کی حامل کسی کتاب کا لکھا جانا ممکن ہے اور نہ آپ کی اس عظیم معراج سے بڑھ کر کسی انسان کا عروج ممکن ہے جس کو قرآن پاک نے قاب قوسین او ادنیٰ سے تعبیر کیا ہے۔

موجودہ دور میں استعماری طاقتوں کی استحصالی پالیسیوں کے باعث جہاں دنیا کے بیشتر انسان اپنے جسمانی وجود کو برقرار رکھنے کے لئے ان پر انحصار کرنے پر مجبور ہیں وہاں وہ ذہنی طور پر بھی غلامی کے دلدل میں دھنسے ہوئے ہیں۔ میڈیا کی ترقی نے جہاں ہمیں اپنے گرد و پیش سے زیادہ باخبر بنایا ہے وہاں بد قسمتی سے ترقی یافتہ ملکوں کی ظاہری چکاچوند کے نظاروں سے ہمیں احساس کمتری کا بھی شکار بنا دیا ہے۔ بد قسمتی سے اسلامی ممالک میں یہ احساس کمتری عام ہے۔ کچھ اسلامی ملکوں میں تو مغرب اور ریلہ کی نقالی کو ہی ترقی کا زینہ سمجھا جاتا ہے۔ یہ کوے ہنس کی چال چلتے چلتے اپنی چال بھی بھول چکے ہیں۔ بد قسمتی سے جو لوگ دین کی اساس سے چمٹے ہوئے ہیں ان پر ایک سوچی سمجھی بین الاقوامی سازش کے تحت بنیاد پرستی کا لیبل چسپاں کر دیا جاتا ہے۔ مذہب کو قدامت پرستی کی علامت سمجھا جاتا ہے اور ترقی کی راہ میں رکاوٹ خیال کیا جاتا ہے۔ دوسری طرف اس حدیث شریف کے باوجود کہ حکمت مومن کی گمشدہ میراث ہے ہم مغرب سے سائنس اور ٹیکنالوجی کے حصول میں تو بے دلی اور لیت و لعل سے کام لیتے ہیں البتہ ان کی زبان، لباس اور طرز معاشرت کو اپنانے کی ناکام کوشش سے یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کے برابر ترقی یافتہ ہو جائیں گے۔ یہ طرز عمل یقیناً ہماری سب سے بڑی بھول اور سب سے فاش غلطی ہے۔

حقیقت حال یہ ہے کہ ہم کو بحیثیت قوم کسی احساس کمتری میں مبتلا ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارے اسلاف کے کارنامے ہمارے لئے باعث صد فخر ہیں۔ ہماری تہذیب اور ہماری تاریخ درخشاں روایتوں کی امین ہے اور سب سے بڑھ کر ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی وہ ذات ہیں جن کو خالق حقیقی نے تمام دنیاؤں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ پس آج دنیا میں جس ترقی اور عروج کا بھی ظہور ہے وہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دم قدم سے ہے۔

ربیع الاول کا پاک مہینہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس عالم آب و گل میں تشریف لانے کا مہینہ ہے۔ اور یہ بابرکت مہینہ نہ صرف اہل اسلام بلکہ تمام اہل عالم کے لئے اہم ترین مہینہ ہے۔ بالخصوص عالم اسلام کے لئے یہ مہینہ تجدید عہد کا ہے کہ نظام مصطفیٰ کو ساری دنیا میں نافذ کرنے کے لئے جہد مسلسل کا راستہ اپنایا جائے اور خاص طور پر بوسنیا، کشمیر، فلسطین اور چیچنیا میں اہل اسلام پر جو ظلم و ستم ہو رہا ہے اس کا خاتمہ کرنے کے لئے اہل اسلام متحد ہو جائیں۔ یقیناً دین اسلام کی برتری میں ہی عالم انسانیت کی فلاح کا راز مضمر ہے۔ اگر ہم نے اپنے فرض کی ادائیگی سے کوتاہی برتی تو وہ دن دور نہیں جب سرمایہ دارانہ نظام کے بھیڑیے انسانیت کی بوٹی بوٹی نوچ ڈالیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم رسول پاکؐ کی اسوہ حسنہ پر نہ صرف خود عمل کریں بلکہ عالمین کے اس پیغام رحمت کو جملہ عالم میں بھی مشتہر کریں۔ آمین

---

## حضرت شیخ نور الدین ولی

سانپ سے تم چند گز تک بھاگ سکتے ہو شیر سے کوس بھر دور بھاگ سکتے ہو۔ قرض خواہ سے (جس کا قرض تم نے ادا کرنا ہے) سال بھر تک بھاگتے رہو گے لیکن موت سے آنکھ جھپکنے کی دیر تک بھی نہیں بھاگ سکتے۔

غرض یہ کہ جو کام حضرت سید علی ہجویری داتا گنج بخش پنجاب میں، حضرت خواجہ معین الدین اجمیری اور خواجہ معین الدین اجمیری کے علاوہ نظام الدین اولیائے نے ہندوستان میں، پیر سید جلال نے بنگال میں اور دوسرے اولیاء اللہ نے برعظیم کے دوسرے حصوں میں انجام دیئے وہی حضرت شیخ نور الدین نے کشمیر میں انجام دیا ایک نور نامہ کے مطابق ایک بار عالم کشف میں شیخ نور الدین کی اس دوران جب وہ غار نشین تھے حضرت بہاؤ الدین ذکریا، حضرت شیخ فرید الدین شکر گنج۔ حضرت لعل شہباز قلندر اور سید جلال الدین نجار سے ملاقات ہوئی اور ان سے بھی دین کے اسرار و رموز حاصل کئے۔ اللہ تبارک تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سب اہل کشمیر و پاکستان کو دین حق پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور اہل کشمیر کو آزادی کی نعمت اور پاکستان سے وابستگی سے سرفراز فرمائے۔ (آمین)

(گزشتہ سے پیوستہ)

# قرآن مجید

مولوی عبدالحمید
ایم اے۔ بی ایڈ

## یوم الدین

تفسیر روح المعانی ۔ در منثور ۔ الکشاف ۔ تفسیر کبیر ۔ ابن کثیر ۔ تفسیر مظہری ۔ تفسیر نعیمی میں یوم الدین کے معنی یوم الجزاء (بدلے کا دن) بیان ہوئے ہیں اور یوم الدین کے تحت مختلف بحثیں کی ہیں جن کا مقدمہ درج ذیل ہے۔

بحث نمبر1 ۔ عرف میں یوم (دن) طلوع شمس سے لے کر غروب شمس کے درمیانی حصے کو کہتے ہیں اور مطلق وقت پر بھی استعمال ہوتا ہے دین کا معنی بدلہ اور جزاء ہے جیسا کہ نبی اکرمؐ کا فرمان ہے۔ الیوم تجزی کل نفس بما کسبت ○ آج (قیامت) کے دن ہر نفس کو اس کے اعمال کی جزاء دی جائے گی۔ دوسری جگہ یوں ارشاد فرمایا الیوم تجزون بما کنتم تعملون○

آج تمہیں تمہارے اعمال کی جزاء دی جائے گی۔

بحث نمبر2 ۔ عربی میں یوم دن کو کہتے ہیں اور دن سورج کی حرکت (طلوع) سے ہوتا ہے اور قیامت کے دن سورج کی حرکت نہیں ہوگی۔ اس لئے یہاں یوم سے مراد وقت یا زمانہ ہے اس کے معنی یہ ہوئے کہ اللہ قیامت کے سارے وقت کے مالک ہیں اور قیامت میں جو واقعات ہوں گے ان سب کا مالک ہے۔ تفسیر ابن عباس لکھتے ہیں کہ مالک یوم الدین سے مراد قاضی یوم الدین ہے۔ جس دن مخلوق کے درمیان فیصلہ ہوگا اور اللہ کے سوا کوئی دوسرا قاضی (فیصلہ کرنے والا) نہیں ہوگا۔

بحث نمبر3 ۔ تفسیر کبیر مالک یوم الدین کے تحت لکھتے ہیں کہ انسان اس دنیا میں مسافر کی طرح ہے اس کے سال فرسخ اور مہینے میلوں اور سانس قدم کی طرح ہیں اور منزل عالم آخرت ہے۔ کیونکہ وہاں ہمیشہ باقی رہنے والی کامیابیاں اسے نصیب ہوں گی جب وہ اس دنیا کے سفر میں زمین وآسمان کے عجائبات کا مشاہدہ کرے تو اسے غور کرنا چاہئے کہ اس عالم آخرت کی عجائبات کا کیا عالم ہوگا۔ جب ایک انسان کو یہ معرفت حاصل ہو جائے تو وہ بے ساختہ پکار اٹھے گا مالک یوم الدین اے اللہ تو ہی قیامت کے دن کا مالک ۔ قاضی اور جزا دینے والا ہے۔

بحث نمبر4 ۔ مالک یوم الدین آخرت اور حشر ونشر کے مسائل کی طرف اشارہ ہے۔ جس کی تین اہم منزلیں ہیں پہلی منزل قرب قیامت کی ہے پہلے دجال نکلے گا اور عالم کو کفر سے بھر دے گا پھر حضرت امام مہدی علیہ السلام ظہور فرمائیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے تشریف لائیں گے اور امام مہدی علیہ السلام کی اقتداء میں نماز ادا کریں گے۔ دونوں مل کر اس عالم کو ایمان اور اسلام سے مالا مال کر دیں گے۔ ہر طرف اسلام ہی اسلام ہوگا۔ اور اللہ کا کیا ہوا عہد "لیظہرہ علی الدین کلہ" کا وعدہ پورا ہوگا۔

دوسری منزل یہ ہے کہ پہلا صور پھونکا جائے گا تو آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔ جس کی تصویر سورہ القارعہ میں بیان کی گئی ہے۔ تمام ذی روح پر موت طاری ہوگی حتیٰ کہ ملائکہ مقربین اور آخر میں عزرائیل علیہ السلام موت کا فرشتہ بھی موت کی آغوش میں چلے جائیں گے۔

تیسری منزل یہ ہے کہ اللہ کے حکم سے سب سے پہلے عزرائیل زندہ ہوگا۔ دوسری مرتبہ صور پھونکا جائے گا تو تمام مخلوق اپنی قبروں سے نکل کر میدان حشر میں جمع ہوگی۔ حشر کا عرصہ اللہ کے بندوں پر سب سے مشکل وقت ہوگا۔ زمین تانبے کی ہوگی اور سورج کو قریب کر دیا جائے گا۔ شدت کی گرمی ہوگی حتیٰ کہ بعض لوگ گردن تک پسینے میں ڈوبے ہوں گے۔ نفسا نفسی کا عالم ہوگا۔ آخر کار نبی اکرم کی التجا اور سفارش پر حساب و کتاب شروع ہوگا۔ نیکوکار اور جو لوگ شفاعت کے مستحق ہوں گے جنت میں جائیں گے اور بدکار لوگ دوزخ میں بھیج دیے جائیں گے یوں قیامت کی مشکل گھڑی اور گھٹن کا مرحلہ گزر جائے گا۔

### بحث نمبر5 ۔ دین کہنے کی وجہ

قیامت کے دن کو دین اس لئے کہتے ہیں کہ اس دن تمام ملتوں اور گروہوں کے فیصلے کئے جائیں گے۔ دنیا میں اچھے، برے، نیک و بد سب یکساں پل رہے ہیں کیونکہ یہ صفت

رحمانیت کا تقاضا ہے۔ مگر اس دن ذرے ذرے کا بدلہ دیا جائے گا۔ ارشاد ربانی ہے۔ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ و من یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ (العادیات) جو کوئی ذرہ بھر نیکی کرے اسے دیکھ لے گا اور جو ذرہ بھر برائی کرے اسے دیکھ لے گا۔

دنیا اور آخرت کی مثال سمجھو کہ کھیت میں بھوسہ اور دانہ

ایک ہی زمین میں رہتے ہیں ایک ہی کھاد اور پانی سے پلتے ہیں ایک ہی دھوپ سے فائدہ حاصل کرتے ہیں لیکن ایک دن وہ بھی آتا ہے کہ کھیت کا مالک اس کو گاہ کر بھوسے کو دانے سے الگ کر دیتا ہے دانہ اور جگہ پہنچتا ہے اور بھوسہ اور جگہ یونہی دنیا ایک کھیتی ہے اور قیامت کا دن اس کے گاہنے کا دن ہے اس دن اللہ کی طرف سے مجرموں کو یہ ندا آئے گی وامتاز الیوم ایھا صعں بوص طلاہ O اے مجرمو آج الگ ہو جاؤ پھر انہیں دوزخ میں دھکیل دیا جائے گا اور وہ عذاب الہی میں گرفتار ہوں گے جبکہ اہل جنت کی مہمان نوازی ہوگی اور یہ ندا آئے گی سلام علیکم طبتم فادخلوھاO

بحث نمبر 6 ۔ مالک یوم الدین کہنے کی وجہ

یوں تو اللہ دنیا میں بھی ہر چیز کا مالک ہے لیکن روز جزا کا مالک کہنے کی دو وجہیں ہو سکتی ہیں۔ ایک یہ کہ مالک کی عظمت بیان کرنے کے لئے اس کی نسبت بڑے دن کی طرف کی گئی ہے۔

دوسرے یہ کہ دنیا میں بظاہر اور بھی عارضی مالک ہیں، جیسے کہا جاتا ہے کہ وہ اس گھر کا مالک ہے۔ میں اس جائیداد کا مالک ہوں وغیرہ۔ لیکن قیامت کا دن وہ دن ہوگا کہ کوئی بھی کسی چیز کا ظاہری اور عارضی مالک بھی نہ ہوگا۔ کوئی بادشاہی سرداری کا دعویٰ کرنے والا نہیں ہوگا۔ اس وقت اللہ خود فرمائے گا۔ صعں ںا اصعں ںصںہ اصںطلاہ O آج کس کی بادشاہت اور ملکیت ہے؟ جھوٹی شان و شوکت شہنشاہی اور خدائی کا دعویٰ کرنے والے کہاں ہیں؟ کہیں سے کوئی جواب نہیں آئے گا تو خود ہی ارشاد فرمائے گا۔ صںط اںطاب اصںطلو O آج سلطنت و بادشاہت صرف واحد قہار اللہ کی ہے۔ اس لئے مالکیت کو روز جزا کے ساتھ خاص کر دیا۔

حوالہ جات کے لئے درج ذیل تفاسیر سے رجوع فرمائیں۔

نمبر1 ۔ تفسیر ابن عباس، حضرت عبداللہ بن عباس (عربی / اردو)

نمبر2 ۔ تفسیر الکبیر، امام فخرالدین رازی، جلد اول (عربی)

نمبر3 ۔ تفسیر روح المعانی، السید محمود الوسی بغدادی، جلد اول (عربی)

نمبر4 ۔ تفسیر در منثور، امام جلال الدین سیوطی، جلد اول (عربی)

نمبر5 ۔ تفسیر ابن کثیر، ابو الفدا، اسماعیل کثیر القرشی الدمشقی جلد اول (عربی)

نمبر6 ۔ تفسیر مظہری، علامہ ثناءاللہ پانی پتی، جلد اول (اردو)

نمبر7 ۔ تفسیر نعیمی، مفتی احمد یار خان، جلد اول (اردو)

نمبر8 ۔ تفسیر الکشاف، امام جاراللہ محمود بن عمر الزمخشری، جلد اول (عربی)

# نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ مبارک

سید نواز حسین شگری، ایم اے، بی ایڈ
و مولوی عبدالرحیم، ایم اے، بی ایڈ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ پاک نے کس قدر حسین اور احسن تقویم کا کامل نمونہ بنایا ہے۔ شاعر دربار نبی حضرت حسان بن ثابتؓ اس امر کی یوں مدح سرائی کرتے ہیں۔

واحسن منک لم ترقط عینی
واجمل منک لم تلد النساء
خلقت مبرأ من کل عیوب
کانک قد خلقت کما تشاء

اے میرے آقا آپ سے زیادہ حسین میری آنکھوں نے کسی کو نہیں دیکھا۔ اور آپ سے زیادہ خوبصورت کسی ماں نے نہیں جنا۔ اللہ نے آپؐ کو تمام عیوب سے پاک پیدا فرمایا۔ گویا اللہ نے آپؐ کو ایسا پیدا فرمایا جیسا آپ چاہتے تھے۔

حضرت علی علیہ السلام آپ کا حلیہ مبارک یوں بیان فرماتے ہیں۔ آپ لوگوں میں متوسط قد کے تھے نہ بالکل مڑے ہوئے بالوں والے تھے نہ بالکل سیدھے بالوں والے بلکہ آپ کے بال قدرے خمدار تھے۔ آپ کمزور نہ تھے آپ کا چہرہ مبارک بالکل گول نہ تھا، پلکیں دراز، ہڈیوں کے جوڑ موٹے موٹے تھے اور سینے سے ناف تک بالوں کی لکیر تھی ہاتھ پاؤں پر گوشت۔ جب چلتے قوت سے پاؤں اٹھاتے گویا کہ آپ پستی میں اتر رہے ہیں۔ جب متوجہ ہوتے تو پوری طرح متوجہ ہوتے۔

دعوات صوفیہ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسم کا حلیہ مبارک شمائل نامہ کے عنوان سے اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

سیرت طیبہؐ کی لازوال کتاب "سیرت النبیؐ" میں مولانا شبلی نعمانی آنحضور کا حلیہ اقدس بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔
آپؐ میانہ قد اور موزوں اندام تھے، رنگ سفید سرخ تھا پیشانی چوڑی، اور ابرو پیوستہ تھے، بینی درازی مائل تھی، چہرہ ہلکا

اسمر بیاض اللون - راحب الجبھۃ - ازج الحاجبین - اسود العینین - اقنی الانف - انلج الانسان - مجتمع اللحیۃ - ملیح الجسد طویل الیدین - رقیق الانمل - تام القدلیس فی بدنہ شعر الا الخط من الصدر الی اسدہ

گندم گوں سفید رنگت والے - کشادہ پیشانی والے باریک ابرو والے - سیاہ آنکھوں والے - بلند ناک والے - کشادہ دانتوں والے - گھنی داڑھی والے - خوبصورت جسم والے - لمبے ہاتھوں والے - باریک باریک پوروں والے - کامل میانہ قد والے - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - آپ کے بدن مبارک پر سینے سے ناف تک ایک لکیر کے سوا کوئی بال نہ تھا۔

## فیوض و برکات:

فرمان نبی کے مطابق جو کوئی مومن شمائل نامہ مبارک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے پاس محفوظ رکھے گا وہ ہر طرح سے خوش و خرم رہے گا۔ مصائب والام سے محفوظ رہے گا سفر سے آرام کے ساتھ گھر واپس پہنچے گا۔ جن اور پری کے شر سے محفوظ رہے گا۔ جو کوئی نماز صبح کے بعد تعقیبات سے فراغت پا کر شمائل نامہ مبارک کو دیکھنے پر مداومت کرے گا اور اسے پڑھے گا تو اسے سو حج کا ثواب عطا ہوگا نماز ظہر کے بعد ایسا کرے گا تو تین سو حج کا ثواب عطا ہوگا۔ نماز عصر کے بعد ایسا کرے گا تو پانچ سو حج کا ثواب عطا ہوگا۔ نماز مغرب کے بعد ایسا کرے گا تو سات سو حج کا ثواب عطا ہوگا اور نماز عشاء کے بعد ایسا کرے گا تو ایک ہزار حج کا ثواب عطا ہوگا۔ ہزار بار ختم قرآن کا ثواب عطا ہوگا۔ ہزار غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ ہزار مسکین کو کھانا کھلانے کا ثواب ملے گا اور ہزار مسجدیں تعمیر کرنے کا ثواب ملے گا۔

یعنی ہونٹ پر گوشت نہ تھا۔ دہانہ کشادہ تھا، دندان مبارک بہت پیوستہ نہ تھے، گردن اونچی، سر بڑا اور سینہ کشادہ اور فراخ ہے۔ سر کے بال نہ بہت پیچیدہ تھے نہ بالکل سیدھے۔ ریش مبارک گھنی تھی، چہرہ کھڑا کھڑا تھا، آنکھیں سیاہ و سرگیں اور پلکیں بڑی بڑی تھیں، سینہ مبارک میں ناف تک بالوں کی ہلکی تحریر تھی، شانوں اور کلائیوں پر بال تھے، ہتھیلیاں پر گوشت اور چوڑی، کلائیاں لمبی اور پاؤں کی ایڑیاں نازک اور ہلکی تھیں، پاؤں کے تلوے بیچ سے خالی تھے، نیچے سے پانی نکل جاتا تھا۔

صحابہ پر آپ کے حسن و خوبروئی کا بہت اثر پڑتا تھا، حضرت عبداللہ بن سلام جو پہلے یہودی تھے، پہلے پہل جب چہرہ اقدس پر ان کی نظر پڑی تو بولے "خدا کی قسم یہ جھوٹے کا چہرہ نہیں"

جابر بن سمرہ ایک صحابی ہیں ان سے کسی نے پوچھا۔ آپ کا چہرہ تلوار سا چمکتا تھا بولے "نہیں ماہ و خورشید کی طرح" یہی صحابی روایت کرتے ہیں کہ ایک شب کو جب مطلق ابر نہ تھا اور چاند نکلا تھا میں کبھی آپؐ کو دیکھتا کبھی چاند کو دیکھتا تھا تو آپ مجھے چاند سے زیادہ خوبرو معلوم ہوتے تھے۔

حضرت براءؓ صحابی کہتے ہیں کہ میں نے کسی سرخ جوڑے والے کو سرخ (اُ) کے لباس میں آپ سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا۔

آپؐ کے پسینہ میں ایک طرح کی خوشبو تھی، چہرہ مبارک پر پسینہ کے قطرے موتی کی طرح ڈھلکتے تھے جسم مبارک کی جلد نرم تھی۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ آپؐ کا رنگ نہایت کھلتا تھا، آپ کا پسینہ موتی معلوم ہوتا تھا، میں نے دیبا اور حریر بھی آپ کی جلد سے زیادہ نرم نہیں دیکھے اور مشک و عنبر میں بھی آپ کے بدن سے زیادہ خوشبو نہ تھی۔

عام طور پر مشہور ہے کہ آپؐ کے سایہ نہ تھا لیکن اس کی کوئی سند نہیں ہے۔

شانوں کے بیچ میں کبوتر کے انڈے کے برابر خاتم نبوت تھی یہ بظاہر سرخ ابھرا ہوا گوشت سا تھا۔

(صحیح مسلم اور) شمائل ترمذی میں حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے۔

"میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کے بیچ میں خاتم کو دیکھا جو کبوتر کے انڈے کے برابر سرخ غدہ تھا

لیکن ایک اور روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ بائیں شانہ کے پاس چند مہاسوں کی مجموعی ترکیب سے ایک مستدیر شکل پیدا ہو گئی تھی اسی کو مہر نبوت کہتے تھے۔ تمام صحیح روایات کی تطبیق سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دونوں شانوں کے درمیان ایک ذرا ابھرا ہوا گوشت کا حصہ تھا جس پر تل تھے اور بال اگے ہوئے تھے۔

سر کے بال اکثر شانے تک لٹکے رہتے تھے۔ فتح مکہ میں لوگوں نے دیکھا تو شانوں پر چار گیسو پڑے تھے۔

مشرکین عرب بالوں میں مانگ نکالتے تھے، آنحضرتؐ چونکہ کفار کے مقابلے میں اہل کتاب کی موافقت پسند کرتے تھے ابتدا میں آپ بھی اہل کتاب کی طرح بال چھوٹے ہوئے رکھتے تھے پھر مانگ نکالنے لگے۔

بالوں میں اکثر تیل ڈالتے تھے اور ایک دن بیچ کنگھی کرتے تھے، ریش مبارک میں گنتی کے چند بال سفید ہونے پائے تھے۔

رفتار بہت تیز تھی، چلتے تھے تو معلوم ہوتا تھا کہ ڈھلواں زمین پر اتر رہے ہیں، ضعیف روایتوں میں ہے کہ آنحضرتؐ کے سایہ نہ تھا، یعنی زمین پر جسم اقدس کا سایہ نہیں پڑتا تھا لیکن محدثین کے نزدیک یہ روایتیں صحت سے خالی اور ناقابل اعتبار ہیں۔

دنیائے تصوف کی خبریں

## اجلاس

23 جولائی کو صدر تنظیم فدائیان آل رسولؐ صوفیہ نور بخشیہ کریس کی زیر صدارت ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں تنظیم ہذا کے کراچی یونٹ کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا۔ اور اطمینان کا اظہار کیا گیا۔ سال 1995ء میں بہترین تعلیمی کارکردگی دکھانے والے طلباء کو تعلیمی وظائف دینے کے لئے رقم کی منظوری بھی دی گئی۔

سیکرٹری نشرواشاعت
تنظیم فدائیان آل رسولؐ
صوفیہ نور بخشیہ کریس

# حلیہ شریف سرورِ عالم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم

سراپا نگار: مولائے متقیان حضرت علیؑ
ترجمہ: خاکپائے مولا غازی محمد نعیم

سرشت پاک میں انؐ کی ملاحت — سراپا حسن و خوبی انؐ کی صورت
خدا کی رحمتیں انؐ پر ہوں نازل
ہے ان کا حسن سب عالم میں مشہور — دل اس کا صید سب بننے پہ مجبور
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل
چھپاتا بدر کامل اپنا چہرہ — نظر آتا تھا جس دم ان کا جلوہ
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل
میانہ قد رسول اللہؐ کا تھا — بہت ان کا مگر رتبہ بڑا تھا
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل
نمایاں سب سے تھے وہ سرو قامت — بہاتے تھے وہ دریائے سخاوت
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل
معیت میں کوئی چلتا تھا ان کی — تو حق قامت بڑھا دیتا تھا ان کی
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل
نمایاں روئے اطہر پر تھی عظمت — تھی خوبی کا نمونہ ان کی قامت
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل
شب دیجور تھے موئے مبارک — عجب فیاض تھی خوئے مبارک
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل
گھنے تھے ان کے گیسوئے مبارک — تھے خمدار و حسیں موئے مبارک
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل
کئے رکھتے تھے وہ گیسو کو شانہ — فدا ہوتا تھا جن پر صد زمانہ
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل
تھی منزل زلف کی دوش مبارک — مگر آتی تھی تا گوش مبارک
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل
مبارک رنگ تھا حضرتؐ کا روشن — کہ ان کی ذات تھی برکت کا معدن
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل
جزرگ ان کے تھے سہا استخواں کے — تھے چرچے انکے رخ کے اور دہاں کے
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل
حضور پاکؐ کے صدر حسین پر — بناتی تھی لکیر اک موئے اطہر
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل

حسین ابرو بھی مانند کماں تھے — وہ خوش گفتار تھے اور خوش دہاں تھے
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل

حسیں ابرو کہ جو باہم جدا تھے — زمانے میں وہ سب سے خوشنما تھے
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل

تھا اک عرق مبارک اس حسیں کا — جو بیچ ابرو کے تھا رونق جبیں کا
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل

جو وقت غیظ میں کرتا تھا جنبش — وگرنہ فیض کی اس پر تھی بارش
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل

کمال حسن تھی بینی مبارک — تھی ہموار اور بلند اور خوب نازک
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل

سنی بینی نہ اس بینی سے بہتر — نہ گوش اس گوش اطہر سے حسیں تر
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل

تھی وہ بینی مبارک مرکز نور — دل عشاق تھے مٹنے پر مجبور
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل

بہت ریش مبارک خوشنما تھی — کہ رنگت اس کی بس نور الدجیٰ تھی
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل

محاسن ریش اطہر کے بکثرت — جو ہر اک کے لئے ہیں وجہ رحمت
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل

حسین و نرم رخسار مکرم — کہ جن سے تھا نزول نور ہر دم
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل

دہان پاک ہر خوبی کا خاتم — برائے فیض خلق ان کے مکارم
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل

نہایت معتدل ان کا دہن تھا — سراپا نعمت اسؐ کا ہر سخن تھا
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل

کشادہ ان کے تھے دندان اطہر — بھرا تھا ان میں جیسے نور یکسر
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل

خلائق پر تھی فائق ان کی گردن — جو حسن و خیر کا تھی ایک معدن
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل

وہ گردن بڑھ کے جو نقرہ سے چمکے — پڑے تھے اس میں عزت کے قلاوے
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل

حضور پاکؐ کے محکم تھے اعضاء — ہلاکت میں پڑے سب ان کے اعداء
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل

عرق تھا چشمہ ہائے آب رحمت — سراسر لطف تھی رفتار حضرت
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل

تھی ناف پاک جس کی حد آخر　　خوشی پاتا تھا جس کو دیکھ ناظر
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل

عریض ان کے تھے دوش و صدر اطہر　　تھی جن کی قدر ہر اک شے سے بڑھ کر
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل

تھا صدر پاک بالوں سے مزیں　　مگر جزو وسط تھا کل صدر روشن
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل

تھے بال ان کے مبارک بازوؤں پر　　اور ان سے تھے مزین گوش اطہر
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل

ہوئے تھے صید ان آنکھوں کے سب دل　　نگاہ لطف تھی ہر اک کی منزل
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل

سواد چشم راتوں سے سیہ تر　　حسد کرتے تھے حاسد جن پہ اکثر
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل

حسیں ایسی تھیں بہر دید آنکھیں　　تھیں جیسے چشمہ خورشید آنکھیں
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل

وہ آنکھیں خوشنما اور خوش نظر تھیں　　جو یکساں حسن میں بایکدگر تھیں
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل

تھی فیض چشم سے مخلوق سیراب　　ہو نافع جوں زمیں میں چشمہ آب
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل

ہے آب چشمہ وجہ نفع اشجار　　حیات افزا ہے ان آنکھوں کا دیدار
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل

بیاض چشم تھی بیشک مکمل　　کمال حسن بھی تھا اس میں شامل
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل

گلابی پن کی آمیزش تھی اس میں　　مسرت کی عجب بخشش تھی اس میں
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل

کف دست مبارک تھے کشادہ　　جو تھے بخشش پہ مائل بے ارادہ
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل

فراخی ان کے قدموں کی مسلم　　کہ جو پہنچے تھے تا عرش مکرم
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل

تھی بس زیر قدم ان کے سعادت　　سراپا ذات پاک ان کی تھی رفعت
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل

شتابی سے قدم محو سفر ہے　　کہ جیسے اک نشیب اس کی ڈگر ہے
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل

تھی پیشانی حسیں جوں ماہ کامل　　خدا کے عشق میں ڈوبا ہوا دل
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل

(گزشتہ سے پیوستہ)

# شیخ العالم نورالدین ولی کشمیریؒ

میر عبدالعزیز مدیر ہفت روزہ "انصاف" راولپنڈی

دین اسلام ایک عملی مذہب ہے۔ یہ انسان کو دنیا میں رہتے ہوئے دنیادار اور دنیا پرست ہونے سے روکتا ہے۔ اگر سب لوگ مستقلاً غاروں میں بیٹھنا شروع کر دیں تو نہ صرف کاروبار دنیا ٹھپ ہو جائے بلکہ نسل انسانی بھی منقطع ہو جائے اور حق تو یہ ہے کہ زبان سے تارک دنیا بننا آسان ہے اور اس پر عمل کرنا بہت مشکل۔

حضرت شیخ العالم اس کا تجربہ کامیابی کے ساتھ کر چکے تھے مگر ایک مسلمان کی طرح انہوں نے مستقل تارک دنیا غلط قرار دیا۔ فرمایا

وَنن سہ گال و اندر آسن
گوپھن گر برن واس
پانژھ و کھ یم انتہ مل کاسن
تِمہ باژن تم آسن خاص

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ جنگلوں میں تو بندر رہا کرتے ہیں اور غاروں میں چوہے رہا کرتے ہیں جو لوگ اپنے بال بچوں میں رہیں لیکن دن میں پانچ بار (نماز پڑھ کر) اپنے دل کی میل دھو ڈالیں وہی خاص ہیں۔

ایک اور جگہ کہا ہے

گوپھ اژ نہ سیت دے نو لبھ
نول نہ گرو راونہ واج منزہ زانہ
شرانو سیت منہ نوشرا ژکھ
گاڈ نہ و در بوڑ کھت نہ زانہ
ووپس دنہ سیت دے نو نوٹمی
ورآلدن لیچھ دے لد نہ زانہ

محض غار میں داخل ہونے سے تو خدا کو نہیں پا سکتا۔ نیولہ اور چوہا اپنے بل میں سے کبھی نہیں نکل سکا اگر محض غار نشینی سے انسان خدا کو پا سکتا تو نیولہ اور چوہا بھی خدا رسیدہ بن جاتے۔ صرف نہانے سے من کو صاف نہیں کیا جا سکتا۔ مچھلی اور لدھر پانی میں رہتے ہیں لیکن وہ منزل نہیں پا سکے۔ گھر میں کھانا پکانے سے خدا نہیں مل سکتا کیونکہ بے گھر گھاٹ آدمی بھی تو کبھی ہنڈیا نہیں پکاتا محض اس سے خدا دوست نہیں کہا جا سکتا"۔

بعض لوگ جو اپنے آپ کو اہل طریقت کہتے ہیں یہ تاثر دیتے ہیں، کہ دین حق کے ظاہری لوازمات ان کے لئے نہیں ہیں۔ لیکن یہ محض فریب ہے۔ طریقت اور شریعت الگ الگ چیزیں نہیں ہیں طریقت شریعت ہے اور شریعت طریقت ہے۔ اسلام کے ظاہری فرائض سے کسی کو مفر نہیں ہے یہ سمجھنا کہ روزہ نماز اور دوسرے فرائض کسی کو معاف ہیں گمراہی ہے۔ شیخ ایک مرد مومن کی طرح کہتے ہیں۔

توش بندہ نمازہ بیہ رمضانس
تحر ہو، گیو پانس سیت
ہوش کر پنہ نس دین و ایمانس
نتہ ژلہ نے شیطانس سیت

"اے خدا کے بندے نماز اور رمضان پر خوش ہو جا یہی چیزیں تیرے ساتھ جائیں گی اپنے دین و ایمان کی رکھوالی کر ورنہ تجھے شیطان کے ساتھ روز قیامت کو اٹھایا جائے گا"۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بعض دمادم مست قلندر قسم کے لوگ جو احکام دین سے قلندری کے پردے میں جان چھڑانا چاہتے ہیں وہ بھٹکے ہوؤں میں سے ہیں۔

حب رسول کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

یار یار محمدؐ سینس ٹھانس
لیس انتس ہیہ پانس سیت

اتھ کھور تم کنڈ بد شیطانس
یم لے کر قوارنس سیت

محمد رسول اللہ کی شان پر قربان ہو جاؤں جو اپنی امت کو اپنے ساتھ لے جائیں گے جو شخص قرآن پاک سے محبت کرتا ہو وہ شیطان کے ہاتھ پاؤں باندھ سکتا ہے۔

غیر مسلموں کے خصائل کو چھوڑنے کی تلقین یوں کرتے ہیں۔

رند و ہندے ہنزہ کامہ ترا وتو
ترأ و تو پرأ و تو حتہ ہنزوتھ
حضرت محمدؐ متہ شراوتو
اسہ نن نارس تمن روزہ کتھ

اے رندوا ہندوؤں کے کام چھوڑ دو۔ اللہ تعالیٰ کے راستے پر گامزن ہو جاؤ۔ حضرت محمدؐ کو مت بھولنا اگر ہمیں آگ کی طرف لے گئے تو ان پر بھی خاکم بدہن حرف آئے گا کہ ان کے امتیوں کو آگ کی طرف لے جایا گیا۔

پڑر وناں پن زن شکھ
اپڑ وناں گگی رس
محمدؐ تراوتھ ابلیس رٹکھ
سوئی چھوئی وچھان کھٹکھ کس؟

سچ کہتے ہوئے تو دھاگے کی طرح کانپتا ہے اور جھوٹ بولتے ہوئے تجھے مزا آتا ہے۔ محمدؐ کو چھوڑ کر تو ابلیس کو پکڑے گا۔ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے اس حرکت کو تو کہاں چھپائے گا۔

شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے فارسی میں کہا ہے۔

خلاف پیغمبرؐ کسے راہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

جب کسی نے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راستے کو چھوڑ کر کوئی اور راستہ اختیار کر لیا وہ ہرگز منزل تک نہیں پہنچ سکتا۔

حضرت شیخ نور الدین نورانی قدس اللہ سرہ العزیز دین اسلام کے مبلغ تھے۔ امیر کبیر سید علی ہمدانی جن کو کشمیر میں بانی اسلام در کشمیر کہا جاتا ہے بقول شاعر۔

یعنی آں بانی مسلمانی
میر سید علی ہمدانی

وہ تبلیغ کے لئے دو بار کشمیر تشریف لائے۔ ان کے ساتھ فارسی مبلغین کی ایک بھاری تعداد بھی تھی لیکن کشمیریوں میں دین حق کی تکمیل تبلیغ کے لئے کشمیری الاصل مبلغ کی اشد ضرورت تھی وہ کمی حضرت شیخ العالم نے پوری کر دی۔ کشمیریوں کا عقیدہ ہے کہ قیامت کے دن اہل کشمیر کے علمبردار شیخ نور الدین ولی ہوں گے جو پیغمبر برحق کے سچے فدائی خادم اور مبلغ تھے اور جنہوں نے توحید اور دین محمدیؐ کا پیغام کشمیری زبان میں گاؤں گاؤں اور قریہ قریہ میں آسان اور عام فہم زبان میں پہنچایا اور اس کا عملی نمونہ بھی پیش کیا۔

للہ عارفہ کے بعد شیخ صاحب کشمیری زبان کے پہلے شاعر ہیں جن کا کلام موجود اور محفوظ ہے۔ دونوں کا کلام مختصر قطعات کی شکل میں ہے جس کو اشلوک یا کشمیری زبان میں شروک کہا جاتا ہے۔ شروک کا لفظی ترجمہ گرہ ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ شاعر لوگ کہتے ہیں کہ فلاں شاعر نے گرہ لگائی۔ یہی گرہ شروک یا اشلوک ہوتا ہے شیخ نور الدین کا کلام شروکوں یا ضرب الامثال اور روایتوں کی شکل میں موجود ہے۔ پیشہ ور دین فروش ملاؤں کے بارے میں ان کا یہ قطعہ زبان زد عام ہے۔

نیبر شو بلی تہ اندر شومی
منبرن کھتہ تہ کرکرکار
ملہ ہے ورہ تہ مولوی رومس
تہ ملہ ڈیشتھ استغفار

ملا لوگ باہر سے خوش آئندہ ہوتے ہیں اور اندر سے منحوس۔ اگر ملا کہا جا سکتا ہے تو مولوی جلال الدین رومی کو کہا جا سکتا ہے ورنہ ملا کو دیکھ کر استغفار پڑھنا چاہیئے۔

محض ظاہرداری اور ریاکاری سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں ہوتا فرماتے ہیں۔

اتھ کنڈہ پانس مودم رندو
امہ سیت ووندہ مل ژو تھی نو
امہ تسبیحہ عاصہ تہ جندو
امہ پھندہ سہ اتھ ییی نو

بے شک تو اپنے خوبصورت بدن کو رگڑ تا رہ۔ اس سے من کا میل اتر نہیں سکتا۔ تیری تسبیح، عصا اور خرقہ۔ اس فریب سے خدا حاصل نہیں ہوتا۔

حدیث شریف ہے کہ من عرف نفسہ فقد عرف ربہ جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا اس نے اللہ کو پہچان لیا۔

حضرت علامہ اقبال علیہ الرحمتہ نے جو ایک تحقیق کے مطابق خود بھی حضرت شیخ نور الدین علیہ الرحمتہ کے خاندان سے تھے اس فلسفہ کو فلسفہ خودی کی صورت میں پیش کیا۔
شیخ صاحب کے پراز معرفت کلام میں آیا ہے۔

ژھا نڈام ونن بیہ شین دیشن
نیب تہ نشان لو بکس نہ کونے
پر ژھام ملہ بابن بیہ پتہ ریشن
تم لگ بوز بوز روہ نے
دب ملیہ و تو من فکرن اندیشن
اوہ سہ ڈیو ٹھم بو نہ کونے

"میں نے اسے جنگلوں میں اور چھ ملکوں میں ڈھونڈا مگر مجھے اس کا پتہ اور نشان کہیں نہ ملا۔ میں نے ملاؤں سے اور تپسیا کرنے والے رشیوں منیوں سے پوچھا مگر وہ سن سن کر حیران ہو گئے۔ جب میں نے عقل اور اندیشہ کو ترک کر دیا اور اپنے اندر جھانکا تو معلوم ہوا کہ وہی وہ ہے اور میں کہیں بھی نہیں ہوں۔"
ایک اور شروک میں فرماتے ہیں۔

سہ مبہ نیشے بوتس تیشے
مبہ تس نیشے قرار آئے
نحقہ ژ ھونڈم میہ پردیشے
پنہ نے دیشے میہ یار آؤ
پنہ نے دیشے میہ یار آؤ

"وہ میرے پاس ہے میں اس کے پاس ہوں۔ مجھے اس کے پاس قرار آیا۔ میں نے ناحق اسے پردیس میں ڈھونڈا۔ میرا محبوب میرے اپنے ہی دیس میں ہے۔"

او در من ومن در آؤ
چوں بو گلاب اندر

شیخ العالم بنیادی طور پر ولی اللہ اور دین حق کے مبلغ تھے شاعری ان کے اظہار خیال کا ایک ذریعہ تھا جیسا کہ علامہ اقبال نے مثنوی اسرار ورموز میں لکھا۔

شاعری زیں مثنوی مقصود نیست
ایں زیاں پیرا یہ بند سود نیست

اسی طرح ہم نے شیخ صاحب کی شاعری پر بحث نہیں کرنی بلکہ اس بات کا اعتراف کرنا ہے کہ شیخ صاحب نے دین حق کا پیغام کماحقہ اہل کشمیر تک پہنچایا کشمیر میں اب تک دین اسلام لوگوں کے رگ وپے میں موجود ہے یہ شیخ العالم جیسے اولیاء اللہ کی محنت شاقہ اور علم و عمل کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے وجود، حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم آخرت، سزا و جزا اور موت کے بارے میں براہین قاطع دے کر لوگوں کو ان سے روشناس کرایا۔ افسوس ہے کہ ایک زبان میں ادا کی گئی عبارت کو دوسری زبان میں صحیح طور پر ادا نہیں کیا جاسکتا مفہوم تو سمجھایا جاسکتا ہے لیکن زبان کی رنگینی اور باریکی کو دوسری زبان میں منتقل نہیں کیا جاسکتا اشعار میں یہ بات اور بھی مشکل ہوتی ہے قوافی اور اوزان کو دوسری زبان میں منتقل نہیں کیا جاسکتا بلکہ ناممکن ہوتا ہے۔ موت کے بارے میں شیخ العالم کا اشلوک ہے۔

سر بچس ژلہ نے اتس کھنڈس
کہس ژلہ نے کروس تام
دیندارس ژلے نے نے ورس کھنڈس
موتس ژلہ نے نہ اچھ موس تام

(باقی صفحہ نمبر ۳ پر)

# بلبل شیراز شیخ مصلح الدین سعدیؒ

محمد جابر دولت الکویت

شیخ سعدیؒ 589ء میں پیدا ہوئے ۔آپ کے والد کا اسم گرامی عبد اللہ شیرازی تھا وہ بہت متقی اور پرہیزگار بزرگ تھے ۔ شیخ سعدیؒ بچپن سے ہی نماز اور روزے کے پابند تھے ۔ اور آپ نے دینی مسائل ابتدائی عمر میں ہی سیکھ لئے تھے ۔ آپ کو شروع ہی سے تلاوت کلام پاک کا بے حد شوق تھا ۔

گو کہ بچپن سے ہی آپ کی تربیت بڑے فعال طریقے سے کی گئی آپ نے ہمیشہ اپنے والد محترم کی صحبت اختیار کی ۔ لیکن آپ کے والد کا سایہ تا دیر آپ کے سر پر قائم نہ رہ سکا ۔ پھر آپ کی والدہ نے بقیہ تعلیم و تربیت کا بیڑا اٹھایا ۔ لیکن والدہ بھی زیادہ دیر زندہ نہ رہ سکیں ۔

ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار سے حاصل کرنے کے بعد آپ شیراز کے ایک مدرسہ دار النعم میں داخل ہوئے اور اس زمانے کے مشہور اور جلیل القدر علماء نے تحصیل علم حاصل کیا ۔ ان علماء میں امام ابو حامد غزالیؒ ۔ شیخ عبد القادر سہروردیؒ ۔ شیخ عماد الدینؒ اور شیخ ابو اسحاقؒ کے نام قابل ذکر ہیں ۔

وہاں سے فراغت کے بعد آپ بغداد کے مدرسہ نظامیہ میں داخل ہوئے جہاں سے آپ نے وظیفہ بھی حاصل کیا ۔ مدرسہ نظامیہ سے علم کی فراغت کے بعد آپ نے غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی بیعت کی یعنی شیخ عبد القادر جیلانی سے آپ نے علوم تصوف و طریقت و معرفت حاصل کئے ۔ شیخ سعدیؒ نہایت محنتی اور جفا کش شخص تھے ۔ آپ نے تقریباً بارہ مرتبہ پیدل حج کیا اور کئی سال تک ادنیٰ درجے کے کام کئے یروشلم میں آپ مشقتی کا کام کیا کرتے تھے ۔ دن بھر محنت کرتے اور رات اللہ کی عبادت میں گزارتے تھے ۔ اللہ والے اور درویش لوگ آپ کو صوفی اور ولی اللہ شمار کرتے تھے ۔ آپ سیدھے اور سچے مسلمان تھے ۔

آپ نے اپنے شعروں میں ہمیشہ اللہ اور اس کے حبیبؐ کی مدح کو مقدم رکھا نہ کہ دوسرے شاعروں کی طرح بادشاہوں اور امیروں کی قصیدہ خوانی کو معاش کا وسیلہ ڈھونڈا ۔

شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں انسان کو جتنی محبت دنیا کے رزق و مال و متاع سے ہوتی ہے ۔ اگر اتنی محبت رزق دینے والے سے بھی ہوتی تو اس کا مقام فرشتوں سے بھی بڑھ جاتا ۔ مگر بندہ جب اللہ کی بندگی کرتا ہے تو بھی اللہ سے سودا بازی کرتا ہے اور وہ اللہ سے سینکڑوں چیزیں طلب کرتا ہے ۔ گلستان اور بوستان شیخ سعدی کی ایسی تصانیف ہیں جن کو سدا بہار حیثیت حاصل ہے ۔ آپ کی تصانیف کی مقبولیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے ۔ کہ ان کے مختلف زبانوں میں ترجمہ ہو چکے ہیں ۔ اور مختلف دور کے بادشاہوں نے ان کتابوں کو دستور العمل بنایا ۔ خصوصاً ایشیا والوں کو ان کتابوں نے بہت ہی متاثر کیا ۔ ان کتابوں نے مذہب اور شاعری میں تصوف کی روح کو اجاگر کرنے میں اہم کردار ادا کیا ۔

شیخ سعدیؒ سے کسی نے تصوف کی حقیقت کے بارے میں دریافت کیا ۔ تو آپ نے فرمایا کسی زمانے میں ایک جماعت ہوا کرتی تھی ۔ جن کی صورت پراگندہ اور دل مطمئن ہوا کرتے تھے ۔ اب ایسے لوگ ہیں کہ جن کی صورت مطمئن اور دل پراگندہ ہیں ۔ کیونکہ جب تک انسان کا دل بھٹکتا رہے گا وہ باطن کی صفائی نہیں کر سکے گا ۔ دولت اور مال و متاع کے باوجود انسان کا دل اپنے رب کی یاد میں لگا رہے تو اسی کو تصوف کہا جاتا ہے ۔

شیخ سعدیؒ نے گلستان اور بوستان کے علاوہ اور بھی بہت ساری کتابیں لکھیں لیکن زیادہ معروف گلستان اور بوستان ہی ہیں ۔ آپ کی سوانح عمری لکھنے والوں میں مولانا شبلی اور براؤن ای جانسن کے نام قابل ذکر ہیں ۔ ویسے آپ کی سوانح عمری کئی لوگوں نے لکھی ہے ۔

آپ اپنی زندگی کے آخری ایام میں ایک حجرہ بنا کر اسی میں یاد الٰہی میں مشغول رہے اور اسی حجرے میں 691ء میں داعی اجل کو لبیک کہا ۔ آپ کا مزار مبارک سعیدہ میں واقع ہے

(باقی صفحہ نمبر ۵ پر)

# جہاد اکبر

محمد حسن نوری متحدہ عرب امارات

راہ خدا میں کفار سے لڑنا بھی جہاد ہے۔ اور نفسانی خواہشات کی مخالفت کرتے ہوئے منہیات سے بچنا اور صدق نیت کے ساتھ کتاب وسنت پر عمل کرنا نیز اس پر ثابت قدم رہتے ہوئے طرح طرح کی سختیاں جھیلنا بھی جہاد ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔

**وینھی النفس عن الھوی فان الجنات ہیی العاویٰ**

اور جس نے اپنے نفس کو خواہشات بد سے روکا اس کا ٹھکانہ جنت ہی ہے۔

حضور علیہ السلامؑ نے فرمایا: جہاد چار طرح کا ہے (۱) نیکی کرنے کا حکم دینا (۲) برائی سے منع کرنا (۳) مقامات مصیبت میں سچائی اختیار کرنا (۴) نافرمان سے نفرت کرنا۔

آپؐ نے فرمایا افضل ترین جہاد یہ ہے اپنے نفس اور اس کی ناجائز خواہشات سے جہاد کرے۔ اس لئے آپؐ نے غزوہ تبوک سے واپسی کے موقع پر فرمایا تھا۔

**وجعلنا من الجھاد الاصغر الی جھاد الاکبر**

ہم جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف لوٹے ہیں۔

صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہؐ جہاد اکبر کیا ہے؟

فرمایا: نفس کو خدا کی نافرمانی سے باز رکھنا۔ (دیکھئے غنیۃ الطالبین وکیمیائے سعادت)

## جہاد بالنفس، جہاد اکبر کیوں ہے؟

اس لئے کہ کفار ظاہری دشمن ہیں جبکہ نفس اور شیطان باطنی دشمن ہیں۔ کفار سے لڑنے کے لئے قوت بازو تیر اور تلوار کی ضرورت ہے اور نفس اور شیطان سے جہاد کرنے کے لئے قوت ایمان اور عمل کی ضرورت ہے، کفار سے کبھی کبھی جہاد کا موقع آتا ہے مگر نفس اور شیطان سے ہر وقت جہاد کرنا پڑتا ہے۔ پس معلوم ہوا جہاد بالنفس جہاد اکبر ہے۔

جہاد کا نتیجہ فتح یا شکست ہے۔ اگر آپ نفس کی خواہشات کو پورا کرتے ہوئے حرام کو اختیار کرلیں تو یہ آپ کی شکست اور نفس کی فتح ہے۔ اور اگر آپ نفس کی خواہشات کو کچل دیں اور حرام سے بچیں تو یہ آپ کی فتح اور نفس کی شکست ہے۔ ظاہر ہے کہ کسی دشمن کو شکست پر شکست دیتے ہوئے اس کی قوت کو کمزور کرتے چلے جائیں تو ایک دن آئے گا کہ دشمن نابود ہو جائے گا۔ یا سر اٹھانے کے قابل نہیں رہے گا۔ اہل اللہ کا یہی طریقہ ہے کہ وہ دشمن نفس کی خواہشات کو پامال کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ نفس کو بالکل مار دیتے ہیں۔ اور جب نفس ہی مر گیا تو نفسیاتی خواہشات کیا ہوں گی۔ پھر تو جہاد بالنفس کا غازی صرف خدا ہی کا طالب ہو جاتا ہے۔ کسی دوسری چیز کی طرف رغبت ہی نہیں کرتا۔ یہی وجہ ہے کہ شہنشاہ کونینؐ ہونے کے باوجود نبی اکرمؐ نے فقر و فاقہ اختیار فرمایا۔ اور دنیا کی چیزوں کی طرف رغبت نہیں فرمائی اور یہی حال آپ کی اہلبیت بالخصوص آپ کی پیاری بیٹی فاطمہ الزہرہؑ کا تھا جناب سیدہ کا کئی کئی دن تک بھوکے رہنا نفسانی خواہشات کو مارنے کی خاطر تھا جب انسان نفس امارہ کو زیر کر لیتا ہے تو اس کے اندر نفس مطمئنہ پیدا ہو جاتا ہے پھر ایسے نفس کے لئے رب کی طرف سے ارشاد ہوتا ہے۔ اے نفس مطمئنہ والو میرے خاص بندوں میں شامل ہو جاؤ اور میری جنت میں داخل ہو جاؤ۔

پس جہاد بالنفس کا منطقی نتیجہ ہی حصول رضائے الٰہی اور حصول جنت ہے۔

---

**بقیہ: سعدیؒ**

جو کہ شیراز کا مضافاتی علاقہ ہے۔ آپ کے مبارک مزار پر روزانہ سینکڑوں لوگ حاضری دیتے ہیں اور فیضیاب ہوتے ہیں۔

# بشارت رسولؐ شاہ ہمدان سید علی ہمدانیؒ

خادم حسین پندوی — فاضل عربی، سلطان الافاضل

بشارت رسول، قرۃ العین رسولؐ، ثمرہ فواد مرتضیٰ و بتولؑ، قطب الاقطاب حضرت سید علی ہمدانی شاہ ہمدان رحمتہ اللہ آپ کی ولادت باسعادت کی بشارت ابو سعید حبشیؒ کو حضورؐ نے رویائے صادقہ کے ذریعے دی تھی۔ بلکہ آپ کے عمل و ریاضت، وعظ و تبلیغ، پندو نصیحت سفر و حضر سب کے سب رسول اللہؐ کے غیبی شارے کے تحت ہوئے ہیں۔ ہم یہاں چند واقعات درج کرتے ہیں۔

## ۱ - حضرت خضرؑ والیاسؑ کپڑے لائے

الشیخ نظام الدین یحیٰی النوری خراسانی ایک رات خراسان کے ایک راستے سے گزر رہے تھے۔ اچانک پورا راستہ روشن ہو گیا۔ اس روشنی میں انہیں حضرت خضرؑ و حضرت الیاسؑ نظر آئے۔ وہ ہاتھوں میں خوبصورت کپڑے لئے ہوئے تھے۔ شیخ نظام الدین کے استفسار پر انہوں نے فرمایا کہ آج کی رات بڑی برکت والی ہے۔ کہ ہمدان میں سید شہاب الدینؒ کے گھر ایک بچہ پیدا ہوا ہے۔ وہ لاکھوں کافروں اور منکروں کو سیدھا راستہ دکھائے گا۔ ہم یہ لباس تبرک کے طور پر وہاں لے جا رہے ہیں۔

## شاہ ہمدانؒ کو ابو سعید حبشی سے خرقہ ملا

سید علی ہمدانی نے ابتدائی تعلیم اپنے ماموں اور اس وقت کے بزرگ حضرت سید علاؤ الدولہ سمنانی سے حاصل کی۔ اور انہی کے زیر تربیت قرآن مجید حفظ کیا۔ بارہ سال تک اپنے ماموں سے فیض حاصل کرتے رہے۔ حضرت شاہ ہمدانؒ ایک طرف اپنے ماموں سے مذہبی تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ دوسری طرف اس وقت کے رواج کے مطابق انہیں سپہ گری کی تعلیم بھی دی جا رہی تھی۔ چنانچہ ایک دفعہ تیر انداز استاد پرندوں کے شکار کے لئے جنگل میں لے گئے۔ ایک درخت کی شاخ پر انہیں ایک خوبصورت سفید پرندہ نظر آیا۔ سید علیؒ نے اس پرندہ کو نشانہ بنا کر تیر چلایا۔ مگر پرندے کا ایک بازو زخمی ہو گیا۔ سید علیؒ کے دل میں اسے زندہ پکڑنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ اس پرندے کا پیچھا کرتے کرتے شام ہو گئی۔ استاد بہت پیچھے رہ گیا۔ لیکن قریب ہونے کے باوجود سید علی کے ہاتھ نہیں آ رہا تھا۔ پھر اچانک وہ پرندہ ایک غار میں داخل ہو گیا۔ سید علیؒ نے غار کے اندر جھانک کر دیکھا تو انہیں آگ کا ایک الاؤ نظر آیا۔

سید علیؒ کوہ نوردی کرتے وقت اکثر غاروں میں عبادت گزار فقیروں کو دیکھا کرتے تھے۔ انہیں خیال آیا کہ یہاں کوئی عبادت گزار فقیر عبادت میں مصروف ہو گا۔ چنانچہ وہ ابھی غار کے اندر داخل ہونا ہی چاہتے تھے کہ سامنے سے ان کے والد سید شہاب الدینؒ اپنے رفیقوں اور مصاحبوں کے ساتھ ساتھ شکار سے واپس آ رہے تھے۔ وہ اپنے لخت جگر کو یہاں تنہا دیکھ کر تعجب کے ساتھ گھوڑے سے اترے سید علی نے انہیں پورا واقعہ سنا دیا۔ سید شہاب الدین نے اپنے ساتھیوں کو غار سے باہر ٹھہرنے کا حکم دیا۔ وہ بیٹے کو لے کر غار کے اندر داخل ہو گئے۔

غار اندر سے بہت کشادہ اور روشن تھی - وہاں ایک بزرگ موجود تھے۔ ان کی سفید داڑھی سینے پر لٹک رہی تھی۔ بزرگ مسکراتے ہوئے الاؤ کے پاس سے اٹھے اور سید علی کی طرف دیکھ کے بولے۔ "اے بشارت رسولؐ" خوش آمدید اے علی ہمدانی خوش آمدید، سید شہاب الدین نے اس بزرگ کو سلام کے بعد ہاتھ دیتے ہوئے پوچھا۔ کہ اے مرد بزرگ اللہ آپ کے مرتبوں میں اضافہ کرے کہ آپ نے میرے بیٹے کو بشارت رسولؐ کہا ہے۔ کیا آپ اس کی وضاحت کریں گے؟

بزرگ نے شفقت سے سید علی اور ان کے والد کو اپنے قریب بٹھایا۔ اور پھر اپنا تعارف کرتے ہوئے فرمایا کہ میرا نام شیخ ابو سعید حبشی ہے۔ میں حضرت عیسیٰؑ کے زمانے سے پہلے پیدا ہوا

ہوں۔ میں نے طویل عمر پائی ہے۔ میں رسول اللہؐ کے والدین یعنی بی بی آمنہؓ اور حضرت عبداللہؓ کی شادی کے موقع پر کے میں موجود تھا۔ مجھے رسول اللہؐ کے ہاتھ اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ کی قدم بوسی کا شرف حاصل رہا ہے۔ میں نے رسول اللہؐ کو خواب میں دیکھا تھا۔ انہوں نے مجھے بشارت دی تھی کہ تم جب ایک غار میں الاؤ کے پاس بیٹھے ہو گے تو ایک دس سالہ لڑکا ایک زخمی پرندے کا پیچھا کرتا ہوا تمہارے پاس آئے گا۔ وہ میری الادیں سے ہو گا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ یہ واقعہ کب ہو گا؟ فرمایا میری ہجرت کے ۷۱۳ سال بعد ہو گا۔ میں نے ادب سے پوچھا حضورؐ اس کا نام کیا ہو گا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا "علی ہمدانی"۔ شیخ ابو سعیدؒ نے اپنا خرقہ سید علی ہمدانی کے کاندھے پر ڈال دیا۔ اور دعا فرمائی۔ اس کے بعد سید شہاب الدین اپنے بیٹے کو لے کر واپس قصر میں داخل ہوئے۔ تو انہوں نے سید علاؤالدولہ سمنانی کو بلا کر بیٹے کو ان کے سپرد کرتے ہوئے کہا کہ اب تک یہ بچہ آپ کا صرف شاگرد تھا آج کے بعد میں خدا اور رسولؐ کے نام پر اسے کلیتہً آپ کے حوالے کرتا ہوں۔

## ۲۔ شیخ علی دوستی اور محمود مزدقانی سے فیض حاصل کیا

سید علی ہمدانی بارہ سال تک اپنے ماموں سے کسب فیض کرتے رہے۔ اس کے بعد سمنانی نے سید علی کا ہاتھ دوسرے بزرگ شیخ علی دوستی کے ہاتھ میں دے دیا۔ شیخ علی دوستی نے انہیں ذکر پڑھنے کی تلقین کی۔ سید علی کے ذوق و شوق کا یہ عالم تھا کہ ذکر پڑھتے پڑھتے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے مسجد کی چھت غائب ہو گئی ہے۔ اوپر سونے کا ایک تخت ہے جس پر سرور کائناتؐ تشریف فرما ہیں۔ جمال محمدؐ پر نظر پڑتے ہی سید علی ہمدانی بے قرار ہو گئے۔ انہوں نے جنون و مستی کے عالم میں اس مقام تک جانا چاہا۔ حضورؐ نے فرمایا "میرے فرزند" اس مقام تک پہنچنے کے لئے تمہیں شیخ محمود مزدقانی کی خدمت میں جانا ہو گا۔ شیخ محمود مزدقانی سے فیض حاصل کرنے کے بعد انہوں نے سیر و سیاحت کا حکم دیا۔ تو آپ نے دنیائے عالم کی تین بار سیر و سیاحت کی۔

## ۴۔ شیخ محمد ازکانی سے خرقہ ملا

سید علی ہمدانی فرماتے ہیں کہ میں سیاحت کے دوران ایک دن شہر اسفرائن کے بازار سے گزر رہا تھا تو مجھے ایک نورانی چہرہ نظر آیا۔ اسے دیکھتے ہی میں بے ہوش ہو گیا۔ لوگ میرا تماشا دیکھنے کے لئے جمع ہو گئے۔ ان لوگوں میں شیخ محمد ازکانی کا ایک مرید بھی موجود تھا۔ اس نے فوراً شیخ محمد ازکانی کے پاس جا کے ماجرا بیان کیا۔ شیخ ازکانی نے فرمایا کہ اسے میرے پاس لے آؤ چنانچہ جب مجھے ہوش آیا تو مجھے کہا گیا کہ شیخ ازکانی نے تجھے طلب کیا ہے۔ میں نے شیخ ازکانی کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کی دیدار کا شرف حاصل کیا۔ رات انہی کی خانقاہ میں گزاری۔ خواب میں دیکھا کہ حضورؐ تشریف لائے ہیں اور فرمایا کہ "میرے فرزند" شیخ محمد ازکانی کو غنیمت سمجھو۔ پھر جب بیدار ہوا تو نماز فجر کے بعد شیخ نے مجھے طلب کیا اور خلوت میں لے گئے۔ اور فرمایا کہ آج رات حضورؐ نے تمہارے لئے حکم دیا تھا کہ تم کو ہماری بیعت کرنی چاہئے۔ میں نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی اور کچھ مدت ان کی خدمت میں رہا۔ پھر انہوں نے اپنا خرقہ عنایت فرمایا جو کہ ملائکہ کے لئے بھی باعث فخر تھا۔

## ۵۔ تمام زادراہ مستحقین میں تقسیم کر دیا

سید علی ہمدانی فرماتے ہیں کہ میں ایک بار حج کو جاتے ہوئے شہر یزد پہنچا۔ تمام زاد راہ مستحقین میں تقسیم کر دیا تھا۔ اچانک ایک زن صالحہ آئی دو ہزار نقرئی دینار پیش کئے اور کہا کہ یہ جناب رسالت مآبؐ کے حکم سے ہے۔ میں نے پوچھا کہ کیسے؟ اس خاتون نے جواب دیا کہ یہ رقم میں نے حج کے لئے جمع کی تھی ایک رات حضورؐ کو خواب میں دیکھا۔ ساتھ ہی آپ بھی موجود تھے۔ آپ کا نورانی چہرہ عمر بھر نہیں بھول سکتی۔ لیکن حضورؐ نے فرمایا کہ یہ رقم میرے فرزند علی ہمدانی کو دے دو۔ چنانچہ ایک سال سے مسافروں میں آپ کو تلاش کرتی رہی۔ آج شرف ملاقات ہوئی اور زیارت نصیب ہوئی۔ میں نے وہ رقم قبول کر لی اور اسے خرچ کرتے ہوئے ہم بغداد پہنچے۔

## ۶۔ چالیس دن مسلسل آبِ یخ بستہ سے غسل کر کے نمازِ فجر ادا کی

ایک دفعہ سید علی ہمدانیؒ روم میں ایک مسجد میں مقیم تھے۔ ہوا بے حد سرد تھی۔ سید غسل کرنا چاہتے تھے۔ مگر سردی کی وجہ سے جھجک محسوس ہوئی۔ جذبہ غیرت طاری ہوا عہد کیا کہ چالیس دن تک یخ بستہ پانی سے غسل کر کے نماز فجر ادا کروں گا۔ چنانچہ مسجد سے ایک بھاری پتھر اٹھایا اور یخ بستہ کو توڑا اور غسل کیا۔ چالیس دن تک مسلسل اسی طرح غسل کیا۔ اکتالیسویں رات خواب میں دیکھا کہ حضورؐ تشریف لائے ہیں اور فرمایا "میرے فرزند" اتنی مشقت اٹھانا مناسب نہیں۔ جب آپؒ بیدار ہوئے تو غسل کی خواہش باقی نہیں تھی۔

## ۷۔ مسجد اقصیٰ میں حضورؐ نے اورادِ فتحیہ عطا فرمایا

سید علی ہمدانیؒ خانہ کعبہ کی زیارت کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔ اثنائے سفر جب مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) پہنچے تو ایک رات رسول اللہؐ کی زیارت ہوئی کہ حضورؐ سید علی ہمدانی کی طرف تشریف لا رہے ہیں۔ سید اٹھے اور آگے بڑھ کر سلام کیا۔ حضورؐ نے آستین مبارک سے ایک خردہ نکالا اور فرمایا خذ هذه الفتحية یعنی یہ فتحیہ لے لو۔ جب کھولا تو دیکھا کہ وہ اوراد فتحیہ تھے۔

## ۸۔ کھانے کے بعد کی دعا

سید علی ہمدانیؒ فرماتے ہیں کہ اگرچہ کھانے کے بعد بے شمار دعائیں ہیں۔ لیکن یہ دعا جامع ہے اور حضورؐ نے مجھے اس کی تعلیم دی ہے۔ دعا یہ ہے۔ اللهم اغفر لصاحب الطعام ولآكله ولمن كان سعيا فيه اللهم زد نعمتك على عبادك بجودك وكرمك يا اكرم الاكرمين برحمتك يا ارحم الراحمين

ترجمہ: اے اللہ صاحب طعام، کھانا کھانے والے اور اس میں کوشش کرنے والے کو بخش دے۔ اے اللہ اپنے بندوں پر اپنی نعمت زیادہ فرما۔ اے جود و کرم والے۔ اے سب سے زیادہ رحم والے ہمیں تیری رحمت کا سہارا ہے۔

## ۹۔ دعائے حرزیمانی

سید علی ہمدانیؒ فرماتے ہیں کہ دعائے حرزیمانی (جو کہ دعائے سیفی کے نام سے مشہور ہے) حضورؐ نے مجھے تعلیم فرمائی ہے۔ حضرت شاہ ہمدانؒ خود صبح و شام سفر و حضر میں پڑھتے تھے۔ اور اپنے مریدوں کو بھی اسے پڑھنے کی تلقین کرتے تھے۔

## ۱۰۔ تیرا دشمن تیرا نفس ہے

شاہ ہمدان فرماتے ہیں کہ چالیس سال تک میں نے سیمائی رنگ کا کرتہ پہنا۔ ان چالیس برسوں میں نیم پختہ نان جویں کے سوا اور کچھ نہیں کھایا۔ ایک روز نفس گوشت کھانے پر مصر ہوا۔ تو میں نے بازار جا کے قصاب سے گوشت لیا۔ اور اپنے حجرے میں رکھا۔ اچانک مجھ پر نیند طاری ہوئی۔ اور خواب میں جد بزرگوار محمد مصطفیٰؐ کی زیارت ہوئی۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اعدا عدوک نفسک التی بین جنبیک یعنی تیرے دشمن دونوں پہلوں کے درمیان تیرا نفس ہے جونہی بیدار ہوا تو میں نے وہ گوشت پھینک دیا۔

## ۱۱۔ زندگی بھر ایک لقمہ حرام نہیں کھایا

حضرت شاہ ہمدانؒ فرماتے ہیں کہ ایک بار سفر میں تھا کہ اچانک چند سوار ملے ان میں سے ایک اترا اور میرے قدموں پر گر پڑا اور زار زار رونے لگا۔ تو میں نے پوچھا تو کون ہے؟ جواب ملا کہ میں ایک ترک غلام ہوں۔ اور امیر شہاب الدین نے مجھ فلاں امیر کو بخش دیا ہے۔ اس غلام نے دو سو دینار پیش کئے۔ اور التماس کی کہ یہ قبول کریں۔ وہ دینار میں نے قبول کئے اور ان فقراء کی دعوت کی جو کہ سفر کی مشقت سے تھک چکے تھے خود میں نے بھی کھایا۔ بعد ازاں واقعہ میں دیکھا کہ حضورؐ تشریف فرما ہیں اور فرماتے ہیں کہ سالہا سال کی ریاضت کے بعد حرام کھانا نہیں کھانا چاہئے۔ جب میں بیدار ہوا تو اسی وقت قے کی۔

## ۱۲۔ کسب حلال عبادت ہے

سید علی ہمدانی فرماتے ہیں کہ ایک واقعہ میں حضورؐ نے فرمایا کہ کسب حلال سے کھانا چاہئے۔ میں نے عرض کیا حضورؐ کیا کسب کروں۔ فرمایا کہ کلاہ دوزی کریں۔ (یعنی ٹوپی بنائیں) اس واقعے کے بعد ایک عزیز ایک شانہ بافت لایا۔ دوسرا عزیز انگشتانہ دے کر گیا۔ تیسرے عزیز نے سوئی لائی۔ اور کسی نے قینچی دے دی۔ میں نے ٹوپی بنائی مگر ٹھیک نہ بن سکی کیونکہ اس سے پہلے کبھی یہ کام نہیں کیا تھا۔ اس کو بازار لے جا کر فروخت کرنے سے شرم آئی۔ اس لئے اسے کہیں زمین میں چھپا دیا اور گھر واپس آیا۔ کچھ وقت گزرا تھا کہ ایک عزیز وہی ٹوپی ہاتھ میں لئے میرے پاس آیا اور پوچھنے لگا کہ یہ ٹوپی آپ نے بنائی ہے؟ میں نے جواب دیا کہ بے شک یہ میرا ہی کام ہے۔ اس نے کہا کہ اگر اجازت ہو تو اسے بطور تبرک اپنے سر کا تاج بناؤں؟ میں نے اجازت دی۔ اس نے باقی کپڑے سے کچھ ٹوپیاں کاٹ لیں اور انہیں سیا۔ اور مجھے بھی سینا سکھایا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ یہ تو بتائیں کہ یہ ٹوپی چھپانے کے بارے میں آپ کو کس نے بتایا تھا؟ جواب ملا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔

## ۱۳۔ شاہ ہمدانؒ ہمیشہ رو بقبلہ بیٹھتے تھے

شیخ قوام الدین فرماتے ہیں کہ سید علی ہمدانی ہمیشہ رو بقبلہ بیٹھتے تھے۔ ایک دن درویشوں کے حلقے میں بیٹھے تھے۔ کھانا تناول فرمانے کے بعد آپ پر کشف کی حالت طاری ہو گئی۔ آپ نے عالم واقعہ میں دیکھا کہ حضورؐ فرما رہے ہیں "اے فرزند" کشمیر جاؤ اور وہاں کے رہنے والوں کو مسلمان بناؤ۔ اگرچہ بعض کشمیری مسلمان ہو چکے ہیں۔ مگر کافر و مشرک سے بدتر ہیں۔ آپ نے آنکھیں کھول کر اپنے مریدوں سے فرمایا کہ ہم صبح کشمیر جائیں گے۔

## ۱۴۔ آخری آرام گاہ کولاب (ختلان" میں

حضرت شاہ ہمدانؒ جب کولاب ختلان پہنچے تو نبی اکرمؐ نے رویائے صادقہ میں فرمایا تھا کہ "میرے فرزند" علی ہمدانی کا مدفن کولاب میں ہونا چاہئے۔ اس کے بعد آپ نے دو رکعت نماز ادا کی۔ اور مریدوں سے فرمایا کہ میرے جد بزرگوار نے مجھے خبر دی ہے کہ میرا مدفن یہیں کولاب (ختلان) میں ہوگا۔

ہمہ دانست سید ہمدان<br>
اسم شافی او علی میدان

خانقاہش بخطہ کشمیر

فیض بخشد بہر صغیر و کبیر

مرقدش در ولایت ختلان<br>
فیض سیدہد بہ پیر و جوان

شد رقم سال نقل آں والا<br>
قطب عالی ( ۷۸۶ ھ ) بجنت اعلا

## کتابیات


۱۔ خلاصۃ المناقب ترجمہ ڈاکٹر سیدہ اشرف ظفر<br>
۲۔ سید علی ہمدانی، ڈاکٹر سیدہ اشرف ظفر<br>
۳۔ میر سید علی شاہ ہمدان، ڈاکٹر محمد ریاض<br>
۴۔ تذکرہ شاہ ہمدان، ڈاکٹر آغا حسین ہمدانی<br>
۵۔ سب رنگ ڈائجسٹ ۱۹۷۳ء، ابوالمنصور سرمدی<br>
۶۔ شرح اوراد فتحیہ، سید ضمر شاہ<br>
۷۔ شرح اوراد فتحیہ، سید اسد اللہ شاہ

# محسن بلتستان امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ اور وادی شگر

نثار حسین
مدرس مدرسہ شاہ ہمدان شگر

## شاہ ہمدان کی شگر آمد

سید امیر کبیر شگر میں دو بار تشریف لائے۔ پہلی دفعہ 783 ہجری میں جبکہ دوسری دفعہ 785 ہجری میں آپ کی تشریف آوری ہوئی۔

## شاہ ہمدان کی کرامات

شگر میں شاہ ہمدان سے متعلق کرامات اور خارق عادت واقعات کی بھرمار ہے۔ ان کرامات میں سے ایک کرامت یہ ہے

کہ جب آپ شگر تشریف لائے اس وقت تمام لوگ بمعہ راجہ غوری تھم چوگان بازی میں مشغول تھے۔ موجودہ پولو گراؤنڈ کے جنوب مشرق میں ایک بڑی چٹان تھی جو گھڑ دوڑ میں بڑی رکاوٹ بنی ہوئی تھی۔ لوگوں نے اپنے قبول اسلام کو اس چٹان کو ناپید کرنے کے ساتھ مشروط کیا۔ تو حضرت شاہ ہمدانؒ نے تسمیہ پڑھ کر عصا مبارک کو اس چٹان پر مارا تو وہ چٹان مکمل طور پر زمین میں دھنس گئی۔ اس طرح گو بظاہر چوگان بازوں کے لئے میدان صاف ہوا لیکن در حقیقت یہ کرامت اہلیان شگر کے قبول اسلام کا سبب بنی اور طالبان راہ حق کے لئے حق جوئی کا خصوصی میدان صاف ہوا۔

## سید امیر کبیر کی شگر میں تشریف آوری کے وقت لوگوں کے مذہبی حالات

شگر میں اشاعت اسلام سے قبل یہاں کے باشندے بت مت کے پیروکار تھے۔ شاہ ہمدان نے جہاں اور علاقوں میں کفر و شرکت اور بدھ ازم کا قلع قمع کر کے دین اسلام کا نور روشن کیا۔ وہاں وادی شگر میں بھی تصوف و طریقت کے راستے خلق خدا کو خدا سے ملایا۔ پوری وادی میں تبلیغ اسلامی کا سہرا شاہ ہمدانؒ کے سر ہے۔

## شگر میں اہل تصوف کے زوال کے اسباب

عہد ہمایوں میں برصغیر پاک و ہند پر ایرانی صفوی دور میں اثرات مرتب ہوئے۔ اس دور کے اثرات شمالی علاقہ جات پر بھی پڑے اور مقامی راجگان نے بھی اس اثر کو قبول کیا۔ چنانچہ "الناس علیٰ دین ملوکھم" کے مصداق راجاؤں کا مذہب پھیلنے لگا یہ سارا کچھ سیاسی۔ مذہبی۔ معاشرتی اور معاشی دباؤ کے تحت ہوا۔

صوفیہ نور بخشیہ کے معتقدین کو جہاں بیرونی سیاسی، مذہبی۔ معاشرتی اور معاشی دباؤ نے اپنے مذہب سے بدظن کیا وہاں مراعات یافتہ طبقہ اور فصلی بٹیروں نے بھی اپنا منفی کردار ادا کیا۔ نتیجتاً لوگ لاشعوری طور پر بھی اغیار کی نقالی بڑے فخریہ انداز میں کرنے لگے اور صوفیہ کی حقیقی روح عنقا ہوتی گئی۔

---

۲۰۔ تصوف پسندیدہ حریت و جوانمردی، ترک تکلف، سخاوت اور متاع دنیا راہ حق میں خرچ کرنے کا نام ہے۔

(ابو الحسن نوریؒ)

۲۱۔ آج تصوف کا صرف نام رہ گیا اور کوئی حقیقت نہیں حالانکہ پہلے زمانہ میں حقیقت تھی نام نہ تھا۔

(ابو الحسن فوشنجہ)

# دنیائے تصوف کی خبریں

غلام حسین معروفی

## ملک بھر میں عید میلادالنبیؐ مذہبی عقیدت و احترام سے منائی گئی

10 اگست بمطابق 12 ربیع الاول 1416 ہجری کو پورے ملک میں جشن عید میلادالنبیؐ انتہائی عقیدت واحترام اور مذہبی جوش و خروش کے ساتھ منایا گیا۔ دن کا آغاز چاروں صوبوں اور وفاقی دارالحکومت میں توپوں کی سلامی سے ہوا۔ ملک بھر کی تمام بڑی بڑی مساجد میں قرآن خوانی ہوئی اور امت مسلمہ کی کامیابی اور کامرانی اور بوسنیا، کشمیر، فلسطین اور چیچنیا کے مسلمانوں کی آزادی کے لئے خصوصی دعائیں مانگی گئیں۔ اسلام آباد کی مسجد G-7/4 میں بھی قرآن خوانی ہوئی جہاں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ یہاں یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ اسلام کے بعض فرقے بارہ ربیع الاول کے دن بہت خوشیاں مناتے ہیں بعض بالکل خاموش رہتے ہیں اور بعض اس تاریخ کو یوم وفات قرار دے کر روتے پیٹتے ہیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ مورخین حضورؐ کی تاریخ وفات بھی طے نہ کرسکے۔ 10 اگست کو وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں وزارت مذہبی امور کے زیر اہتمام سیرت کانفرنس ہوئی جس کا افتتاح وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کیا جبکہ اختتامی سیشن کی صدارت صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کی۔

راولپنڈی، اسلام آباد کی تمام مساجد میں رات کو چراغاں کیا گیا جبکہ سرکاری اور نجی عمارتوں کے علاوہ گھروں میں بھی آمنہ کے لال کے تشریف لانے کی خوشی میں چراغاں کیا گیا۔ مساجد میں شب بیداری ہوئی اور شمع رسالتؐ کے پروانوں نے رات بھر نوافل ادا کئے اور حضرت نبی کریمؐ کے طفیل بخشش، رحمت اور فراخی رزق کیلئے دعائیں کی۔ راولپنڈی شہر اور اسلام آباد میں جلوس میلاد کے راستوں کو رنگ برنگی جھنڈیوں سے سجایا گیا۔ خوبصورت محرابیں اور دروازے بنائے گئے جبکہ رات کے وقت اس راستے کو بجلی کے قمقموں اور رنگین ٹیوب لائٹوں سے روشن کیا گیا۔ جلوس کے راستے پر مختلف میلاد پارٹیوں اور سیرت کمیٹیوں کی جانب سے اسٹال لگائے گئے جہاں پر جلوس میں شامل میلاد پارٹیوں کے نعت خوانی اور سیرت النبیؐ پر تقاریر کے مقابلے ہوئے اور ان کو انعام کے طور پر کپ، میڈل اور قرآن حکیم کے تحفے دیئے گئے۔ جلوس کے راستے پر لوگوں نے ٹھنڈے میٹھے پانی، دودھ اور شربت کی سبیلیں لگائیں۔

رپورٹ: جی۔ایچ۔معروفی

## عید میلادالنبیؐ

تصوف ویلفیئر سوسائٹی کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ بسلسلہ عید میلادالنبیؐ بتاریخ 18 اگست 1995ء کو خانقاہ معلیٰ گلاب پور شگر میں منعقد ہوا جس میں سینکڑوں افراد نے شرکت کی۔ اس کی صدارت جناب السید نواز حسین پیر نور بخشیہ گلاب پور شگر نے کی۔ قاری محمد افضل صاحب کی تلاوت سے جلسہ کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ مولانا محمد اسماعیل صاحب الخطیب مہمان خصوصی تھے۔ ان کی ایمان افروز تقریر سن کر سامعین پر وجدانی کیفیت طاری ہوگئی اور صدائے تحسین و ماشاء اللہ سے خانقاہ معلیٰ گونج اٹھی۔ اس موقع پر مولانا اسماعیل ثانی اور مولانا افضل معروفی نے بھی خطاب کیا اور معروف شاعر فدا حسین ابدالی صاحب نے اپنا تازہ کلام سنا کر اہل تصوف سے داد حاصل کی۔

علی خان ظفر اسٹیج سیکرٹری
تصوف ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ)
گلاب پور

## شاہ سید محمد نور بخشؒ کے یوم وفات پر عظیم الشان جلسے کا انعقاد

13 اگست 1995ء کو اسلام آباد مسجد میں عالم اسلام کے عظیم مبلغ اور مصلح حضرت شاہ سید محمد نور بخشؒ کا یوم وفات مذہبی عقیدت و احترام سے منایا گیا۔ اس موقع پر تمام اہل تصوف نے بھرپور شرکت کر کے اپنی عقیدت کا اظہار کیا۔ قرآن خوانی کے بعد ایک عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ اس موقع پر منتظمہ کمیٹی کے سربراہ غلام

مہدی تصوفی نے شاہ سیدؒ کی دینی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ سید محمد نور بخشؒ ہی وہ ہستی تھے جنہوں نے تمام مصائب جھیل کر دین حقہ کی آبیاری کی اور ہمیں سیدھا راستہ دکھایا ورنہ آج بلتستان اور اس کے ملحقہ علاقے کے لوگ بدھ مذہب کے پیروکار رہ کر پتھروں کی پوجا میں محو ہوتے۔ انہوں نے کہا ربیع الاول کے ماہ مبارک میں دو عظیم ہستیوں نے داعی اجل کو لبیک کہا اور خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیائے عالم کے لئے رحمت بن کر تشریف لائے۔ آپ کی آمد سے دنیائے انسانیت کو ایک نور حاصل ہوا اور اس نور سے بنی نوع انسان کو ہدایت نصیب ہوئی۔ تصوفی نے کہا شاہ سید محمد نور بخشؒ نے مصلح کی حیثیت سے افراط و تفریط سے پاک ایک درمیانہ راستہ دکھایا۔ جسے آپ نے کماکان فی زمانہ قرار دیا۔ اب یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ ہم ان کے بتائے ہوئے اصولوں پر سختی سے عمل کریں ورنہ دعویٰ نور بخشیت صرف ایک ڈھونگ ثابت ہوگا۔ انہوں نے تمام اہل نور بخشیہ پر زور دیا کہ وہ اپنی اولاد کو زیور تعلیم سے آراستہ کریں تاکہ وہ دائیں یا بائیں جانب راہ فرار اختیار نہ کر سکیں۔ انہوں نے کہا اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اس میں تمام مسائل کا حل موجود ہے اب یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ان مسائل کا حل تلاش کریں۔ آنحضرتؐ نے قرآن کریم کو بنی نوع انسان کے لئے راہ ہدایت کے طور پر چھوڑا ہے اس نور ہدایت سے روشنی حاصل کرنا فلاح دارین کا ضامن ہے انہوں نے کہا حضرت امام حسینؑ نے 72 شہدا کی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے اسلام کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو بچایا اور عالم اسلام پر واضح کر دیا کہ باطل کے سامنے سینہ سپر ہونا ایک صحیح مومن ہونے کی نشانی ہے۔ شاہ سید محمد نور بخشؒ نے اس فلسفہ کو آگے بڑھایا اور مرزا شاہ رخ جیسے ظالم و جابر بادشاہ کے سامنے سینہ سپر ہونے اور کلمہ حق بلند کیا۔ جس کی پاداش میں آپ کو کئی بار جیل جانا پڑا مگر آپ نے اصولوں پر سودے بازی نہیں کی لیکن افسوس ہے کہ آج کل کے نام نہاد علماء شاہ سیدؒ کی تعلیمات کو مسخ کر کے پیش کر رہے ہیں جس کی وجہ سے لوگ تذبذب کا شکار ہو رہے ہیں۔

انجمن محمدیہ اسلام آباد کے جنرل سیکرٹری فلجو محمد آمین نے اتفاق واتحاد اور اتحاد بین المسلمین پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اگر افراد قوم کے درمیان اتحاد نہ ہو تو قوم کبھی کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکتی۔ اتحاد وقت کی اہم ضرورت ہے اتحاد کی خاطر ہمیں ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار رہنا چاہئے نوجوان اور تعلیم یافتہ طبقے میں جذبہ ایمانی پیدا کرنا بزرگوں اور علماء کی ذمہ داری ہے۔
انہوں نے نوجوان طبقہ پر زور دیا کہ وہ ایسے جلسوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تاکہ جذبہ ایمانی میں اضافہ ہو۔

اسلام آباد مسجد کے نائب خطیب مولانا محمد انور نے پرجوش انداز میں تقریر کر کے حاضرین کو محظوظ کیا۔ انہوں نے کہا معرفت خداوندی کے لئے ایک عظیم ہستی کی رہنمائی ضروری ہے۔ خاتم الانبیاء حضرت محمدؐ کے بعد حضرت علیؑ نے روحانیت کا جو چراغ جلایا وہ تاقیامت لوگوں کو اپنے نور سے راستہ دکھاتا رہے گا اولیاء اللہ کو دنیوی شان و شوکت کی پروا نہیں ہوتی بلکہ وہ کلمہ حق کو عوام الناس تک پہنچاتے رہتے ہیں اس دوران انہیں مختلف قسم کے مسائل اور پریشانیوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ مگر وہ ان مظالم کے سامنے ہتھیار ڈالنے کے بجائے آگے بڑھتے جاتے ہیں شاہ سید محمد نور بخشؒ نے کلمہ حق کی خاطر مظالم برداشت کئے اور کلمہ آمنت باللہ کو پہاڑی دروں تک پہنچایا لیکن افسوس یہ ہے کہ آج پیروکاران شاہ ہمدان اور شاہ سید محمد نور بخش تبلیغ کے نام سے گھبراتے ہیں اور شاہ سید کی تعلیمات پر عمل کرنے کے بجائے ان میں ردوبدل کرنے میں مصروف ہیں۔ ادیان دیگر اس پاک دین کو سازشوں کے ذریعہ ختم کرنے کے درپے ہیں اور اس کے سادہ لوح پیروکاروں کو آپس میں دست و گریبان رکھا ہوا ہے لیکن علمائے نور بخشیہ تماشہ بین بنے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کاشف الحق جیسی مذہب کش کتاب نظروں سے گزرنے

کے باوجود لب کشائی نہ کرنا ایک لمحہ فکریہ ہے علماء کو اس کتاب میں لگائے گئے الزامات کی تردید کرنی چاہیئے، نہ آنے والی نسل اس کتاب کو سینے سے لگائے گی۔ انہوں نے کہا تعلیمات شاہ سید کو چھپانے کا وقت گزر گیا ہے ہمیں چاہیئے کہ شاہ ہمدان اور شاہ سید محمد نور بخش کی تعلیمات کو زیادہ سے زیادہ عام کریں اس میں ہم سب کی بھلائی ہے۔ سید بشارت حسین نے جلسے کے بہترین انتظام پر منتظمین کی تعریف کی اور عوام پر زور دیا کہ وہ ایسے موقعوں پر بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تاکہ اس قسم کے جلسے کامیابی سے ہمکنار ہوں۔ انہوں نے شاہ سید محمد نور بخش کی دینی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ آپ نے قلیل عرصہ میں تمام علوم سے فیض یابی حاصل کی۔ یہی وجہ تھی کہ امیر کبیر سید علی ہمدانی کے مرید خواجہ اسحاق ختلانی نے جو کہ شاہ سید محمد نور بخش کے مرشد تھے اپنے مرید شاہ سید محمد نور بخش کے ہاتھ پر بیعت کی اور دوسروں کو بھی ان کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی تلقین کی انہوں نے کہا شاہ سید محمد نور بخشؒ نے عالم اسلام میں پائے جانے والے اختلافات کو ختم کرنے کی کوشش کی اس سلسلے میں فقہ احوط اور کتاب الاعتقادیہ جیسی اہم کتابیں لکھ ڈالیں۔ اب یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ ان کی تعلیمات کو آگے بڑھائیں انہوں نے کہا اسلام میں تنگ نظری اور انتہا پسندی کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ لہذا معمولی اختلافات کو پس پشت ڈال کر اجتماعی مسائل کو حل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

رپورٹ

جی۔ ایچ۔ معروفی

## عید میلادالنبیؐ

آج مورخہ 10 اگست 1995، بمطابق 12 ربیع الاول کے مبارک دن کی مناسبت سے مدرسۂ شاہ ہمدان سیٹلائٹ ٹاؤن سکردو میں ایک خصوصی پروقار تقریب پہلی سہ ماہی امتحان کے نتائج کے سلسلے میں منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت جناب الحاج ثناء اللہ صاحب ڈپٹی کمشنر سکردو نے کی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا سیف اللہ نے سرانجام دیئے۔ جبکہ مدرسہ شاہ ہمدان کے طالب علم مولانا محمد جعفر نے تلاوت کلام پاک سے اس پرنور محفل کا آغاز کیا۔ تلاوت کے بعد اسی مدرسے کے ایک اور طالب علم سید مختار حسین الموسوی نے نعت رسول مقبولؐ سے محفل کو گرما دیا۔ جناب عارف حسین صدر مدرس نے مدرسے کی پہلی سہ ماہی کے نتائج سناتے ہوئے طلباء کو تلقین کی کہ انسان کو وہی کچھ حاصل ہوتا ہے جس کے لئے وہ کوشش کرتا ہے۔ انہوں نے مدرسہ شاہ ہمدان کے منتظمین کا بھی شکریہ کادا کیا کہ ان کی محنت آخر رنگ لائی اور ان کی ان تھک کوششوں کا صلہ ملنے لگا ہے۔ نتائج کے مطابق مندرجہ ذیل طلباء نے نمایاں پوزیشن حاصل کی۔

1 ۔ کاچو اختر حسین ساکن بلغار۔ اول

2 ۔ محمد الیاس ساکن سکردو۔ دوئم

3 ۔ غلام حسن ساکن چھوربٹ۔ سوم

نتائج کے اعلان کے بعد علم کی فضیلت پر مولانا محسن علی ثانی نے سیر حاصل تبصرہ کیا۔ انہوں نے اپنے پرجوش خطاب میں کہا کہ ہم سب نے مل کر کچھ عرصہ پہلے جو چھوٹا سا پودا نصب کیا تھا۔ اللہ کے کرم سے اس پودے نے پھل دینا شروع کیا ہے۔ انہوں نے مدرسہ کے منتظمین کو ہدیہ تبریک پیش کیا۔ اور یقین ظاہر کیا کہ انشاء اللہ مدرسہ شاہ ہمدان کے بنیادی مقاصد یعنی ترویج علوم نور بخشیہ جلد حاصل ہو جائیں گے۔ جس کے لئے ہمیں مستقل مزاجی سے ہر رکاوٹ کو پار کرنا ہوگا۔ سرکار دو عالمؐ نے غار حرا میں خداوند قدوس کی درگاہ میں چشم نم آلود جو دعائیں مانگی تھیں اللہ تعالیٰ نے اس کے صلے میں اقراء باسم ربک کی شکل میں پہلا انعام علم کا عطا فرمایا۔ اس طرح خداوند قدوس نے رسول مقبولؐ کو دین حق اور ہدایت عطا فرمائی تاکہ دین حق کو نصب العین اور ہدایت کو لائحہ عمل کے طور پر بنی نوع انسان کی رہبری کے لئے کام میں لایا جاسکے۔ آخر میں انہوں نے مدرسہ شاہ ہمدان کی ترقی کے لئے دعا کی۔ اس تقریر کے بعد جناب الحاج ثناء اللہ صاحب ڈپٹی کمشنر سکردو نے اپنے صدارتی خطبے میں کہا کہ میں کافی عرصہ بلتستان سے بسلسلہ ملازمت باہر رہا ہوں اس لئے کماحقہ حالات سے آگاہی نہیں ہوئی۔ تاہم بزرگوں کی زبانی آپ حضرات کی کاوشوں کا سن کر بہت تسلی اور خوشی ہوئی ہے۔ جس کے لئے انہوں نے جناب محمد علی ڈائریکٹر مدرسہ شاہ ہمدان اور ان کے رفقاء کو ہدیہ تبریک پیش کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ نے جس نیک کام کا آغاز کیا ہے۔ انشاء اللہ ہم سب اس کار خیر میں برابر کے شریک ہوں گے۔ اور حتی المقدور اس کار خیر کو مزید

ترقی دینے کے لئے کوشاں رہیں گے۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہمیں اتفاق و اتحاد کے سنہری اصولوں سے انحراف نہیں کرنا چاہئے۔ تاکہ باہم مل جل کر مذہبی امور بخیر و خوبی انجام پا سکیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ مجھے مدرسہ کے نظم و ضبط کو دیکھ کر انتہائی خوشی ہوئی ہے۔ کیونکہ اتنی قلیل مدت میں طلباء نے اپنے مروجہ علوم پر جو دسترس حاصل کی ہے وہ قابل ستائش ہے۔ آخر میں انہوں نے مدرسہ کی مزید ترقی کے لئے دعا کی۔ مدرسہ شاہ ہمدان کے ڈائریکٹر جناب محمد علی نے ڈپٹی کمشنر اور تمام شرکاء محفل کا شکریہ ادا کیا اور ساتھ ہی انہوں نے جناب صوفی غلام محمد اور غلام محمد کا انتہائی شکریہ ادا کیا کہ جن کی پر خلوص معاونت اور جذبہ ایمانی کی وجہ سے مدرسہ شاہ ہمدان کا قیام ممکن ہوا۔ جناب ڈاکٹر مہدی نے مدرسہ شاہ ہمدان کے بیمار طالب علموں کیلئے سیاچن کلینک سٹلائٹ ٹاؤن سکردو میں مفت علاج معالجہ کی سہولت فراہم کرنے کا بھی اعلان کیا۔ آخر میں الحاج شاہ اللہ ڈپٹی کمشنر سکردو نے نمایاں پوزیشن لینے والے طلباء میں انعامات تقسیم کئے۔

الطاف حسین

آفس سیکرٹری انجمن فلاح و بہبود

صوفیہ نوربخشیہ سکردو

## اظہار تشکر

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن (اسلام آباد) کی طرف سے مشائخ سلسلہ ذہب کی تصنیفات کو محفوظ کر کے ان کی تعلیمات کو عام کرنے کے لئے صفہ لائبریری کا قیام، طلباء و طالبات کے لئے دوسری کتب کی فراہمی اور سمعی آلات کے ذریعے سے ناخواندہ برادران ملت تک بھی دینی مسائل پہنچانے کے لئے مشائخ عظام اور علماء کرام کی آواز میں روح افزا اوراد و وظائف، ایمان افروز تقاریر اور روح پرور قصائد وغیرہ کی آڈیو کیسٹس ریلیز کرنے پر ملک بھر سے جو پذیرائی ہوئی ہے اس کے لئے ہم تمام کرم فرماؤں کے شکرگزار ہیں۔

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن

اسلام آباد

## جشن عید میلاد النبیؐ

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن پاکستان کے زیر اہتمام حسب سابق اس سال بھی عید میلاد النبیؐ نہایت ہی مذہبی جوش و خروش سے منائی گئی۔ اس سلسلے میں شمع بزم تصوف نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن کورنگی یونٹ کے زیر اہتمام جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ عوامی کالونی کورنگی میں ایک پروقار محفل میلاد مورخہ 17 ربیع الاول بعد از نماز عشاء منعقد ہوئی۔ جس میں شمع رسالتؐ کے ہزاروں پروانوں نے شرکت کی۔ تقریب کا آغاز قاری حافظ غلام علی نوری کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ بعد ازاں مدرسہ صوفیہ نوربخشیہ کورنگی کے طالب علموں ذاکر حسین۔ اصغر علی۔ میر حسن اور گلزار حسین نے شان رسالت میں گلہائے عقیدت پیش کئے خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے شمع بزم تصوف کے سرپرست اعلیٰ مولانا محمد رضا ذیشان نے لوگوں پر زور دیا کہ وہ اسوہ حسنہ رسول پاکؐ پر عمل پیرا ہو کر خود کو سچے عاشق رسولؐ کے طور پر پیش کریں۔ انہوں نے کہا کہ حضور اکرمؐ تمام کائنات کے لئے رحمت بن کر آئے۔ آپؐ کی زندگی ہم سب کے لئے بہترین نمونہ ہے۔ ممتاز عالم دین مولانا محمد سلیمان ساجد نے حیات طیبہؐ پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ حضورؐ کی زندگی قرآن مجید کی عملی تفسیر ہے۔ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ تمام انسانوں کے لئے عملی نمونہ ہے۔ آپ محسن انسانیت ہیں۔

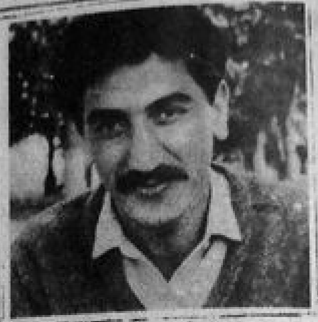
نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن کورنگی یونٹ کے صدر جناب محمد حسن نے کہا ظلم و بربریت اور جہالت کے اندھیرے میں آپ کے نور سے روشنی ہوئی ہے۔ اور عدل و انصاف۔ رواداری۔ اخوت اور بھائی چارے پر مشتمل ایک عظیم معاشرے کی بنیاد پڑ گئی۔

مقررین نے لوگوں پر زور دیا کہ دین و دنیا میں اس وقت تک فلاح حاصل نہیں کر سکتے جب تک ہم رسولؐ انسانیت کی بتائی ہوئی باتوں پر عمل نہیں کریں گے۔ اس کے علاوہ این وائی ایف کے مرکزی رابطہ سیکرٹری احمد علی شاہین اور قاری غلام علی نوری نے بھی خطاب کیا۔

غلام رسول پریس سیکرٹری

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن

کورنگی یونٹ کراچی



## ممبر ناردرن ایریاز کونسل انجینیئر محمد اسماعیل رشتہ ازدواج میں منسلک ہو گئے

سیاچن سے نمائندہ نوائے صوفیہ محمد جان کی اطلاع کے مطابق ضلع گانچھے بلتستان سے ناردرن ایریاز کونسل کے نوجوان رکن انجینیئر محمد اسماعیل 17 اگست کو رشتہ ازدواج میں منسلک ہو گئے اس موقع پر انہوں نے شمالی علاقہ جات کے تمام سیاسی رہنماؤں بشمول وفاقی وزراء اور بلتستان کے مذہبی اسکالروں کو مدعو کیا تھا۔ شادی کی رسم ان کے آبائی گاؤں سلترو (سیاچن) میں انجام پائی ہمارے نمائندے کے مطابق اسماعیل کی شادی خپلو کے ایک معزز گھرانے میں ہوئی ہے بارات خپلو سے براستہ سرمو سلترو کے لئے روانہ ہوئی تو راستے میں مختلف علاقوں میں بارات کے استقبال کے لئے گیٹ بنائے گئے تھے جہاں لوگوں نے ہار پہنا کر دلہا کا استقبال کیا سلترو گونا میں ضلع گانچھے بلتستان کی سیاسی شخصیات، ناردرن ایریاز کونسل کے ممبروں محمد اقبال اور فدا حسین زیدی کے علاوہ اعلیٰ فوجی اور سول انتظامیہ نے شرکت کی۔ دعوت ولیمہ کا اہتمام سکردو میں کیا گیا تھا جہاں شمالی علاقہ جات کی سیاسی شخصیات کے علاوہ ضلعی انتظامیہ، مختلف مکاتب فکر کے علماء اور حلقہ احباب نے کثیر تعداد میں شرکت کی بلتستان میں یہ پہلا موقع ہے کہ کسی سیاسی شخصیت نے اس علاقے کے ہر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کو مدعو کیا اور سب نے بھرپور انداز میں شرکت کی انہوں نے ماہنامہ نوائے صوفیہ اسلام آباد کے چیف آرگنائزر جی اے فعروتی کو بھی مدعو کیا تھا مگر وہ اپنی مصروفیات کی وجہ سے شرکت نہ کر سکے ادارہ نوائے صوفیہ اس پرمسرت موقع پر انجینیئر اسماعیل اور برخوردار اسد اللہ کو مبارک باد پیش کرتا ہے۔



## انجینیئر علی محمد کا سانحہ ارتحال

شالیمار ٹیلی وژن نیٹ ورک پشاور سنٹر کے نوجوان انجینیئر علی محمد سلینگپہ طویل علالت کے بعد 15 اگست 1995ء کو کمپلیکس ہسپتال اسلام آباد میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے وہ عرصہ تک محسوس کیا جائے گا۔ مرحوم کو کچھ عرصہ قبل شوگر کا عارضہ لاحق ہو گیا تھا، بعد میں یہ بیماری دونوں گردوں پر اثر انداز ہو گئی آخر کار یہ جان لیوا ثابت ہوئی۔ مرحوم ضلع گانچھے بلتستان کے موضع سلینگ سے تعلق رکھتے تھے۔ انہوں نے ہائی سکول خپلو سے میٹرک کرنے کے بعد ڈگری کالج ایچ ایٹ اسلام آباد سے ایف ایس سی کا امتحان امتیازی نمبروں سے پاس کیا۔ بعد میں الیکٹرانک انجینیئر کی حیثیت سے داؤد کالج آف انجینیئرنگ کراچی سے فارغ ہو گئے۔ مرحوم پچھلے دو سال سے شالیمار ٹیلی وژن نیٹ ورک پشاور سنٹر میں بطور انجینیئر خدمات دے رہے تھے۔ اس دوران مرحوم کے دونوں گردے فیل ہو گئے۔ جس کی وجہ سے انہیں ہسپتال میں داخل ہونا پڑا۔ مرحوم خون کے ڈائی لسس (Dialysis) کے دوران اس دار فانی سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہو گئے۔ اسلام آباد مسجد میں غسل و کفن دینے کے بعد میت کو ان کے آبائی گاؤں موضع سلینگ لے جایا گیا جہاں اسے اشکبار آنکھوں کے ساتھ سپرد خاک کیا گیا۔ علی محمد ادارہ نوائے صوفیہ کے سرگرم کارکنوں میں سے تھے۔ یاد رہے مرحوم نے نوائے صوفیہ کے تیسرے شمارے کی اپنے ہاتھ سے کتابت کی تھی۔ یہ ان کی یادگار تحریر ہے۔ مرحوم انتہائی محنتی ملنسار، خوش اخلاق اور ذہین انسان تھے۔ علی محمد مرحوم کا گھر بسانے کا خواب ادھورا رہ گیا ہے واضح رہے مرحوم کی شادی ضلع گانچھے بلتستان کی معروف شخصیت

سیٹھ محمد ابراہیم کی صاحبزادی سے ہوئی تھی۔ علی محمد صاحب کے بے وقت انتقال سے اسلام آباد کا باشعور طبقہ افسردہ ہو گیا ہے۔ ادارہ نوائے صوفیہ کو اپنے ایک اہم رکن کی جدائی کا گہرا صدمہ ہے۔ ان کی ناگہانی موت سے جو خلا پیدا ہوا ہے وہ عرصہ تک محسوس کیا جائے گا۔ ادارہ نوائے صوفیہ لواحقین کے ساتھ اس غم میں برابر کا شریک ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائیں اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کریں۔ آمین

ہومیو ڈاکٹر ایم ایے۔ شاہد

اسلام آباد

## حسن آباد ویلفیئر ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام فری ڈسپنسری کا قیام

حسن آباد ویلفیئر ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام چھوربٹ میں اپنی نوعیت کی پہلی فری ڈسپنسری کے قیام کے سلسلے میں محمد موسیٰ نمبردار کی زیر صدارت ایک تقریب منعقد ہوئی جس میں فنانس سیکرٹری غلام مہدی۔ حوالدار غلام محمد۔ محمد علی نور عبدالکریم ٹھیکدار نے چھوربٹ میں علاج معالجہ کی سہولتوں کے فقدان پر روشنی ڈالی اور اس ڈسپنسری کے لئے اپنے تعاون کا یقین دلایا۔

حسن آباد ویلفیئر ایسوسی ایشن

چھوربٹ

## نور بخشیہ یوتھ فیڈریشن کھرفق کا قیام

جناب مولانا محمد حسن پندوی کے زیر صدارت معززین اور نوجوانان کھرفق کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں NFY کھرفق یونٹ کا قیام عمل میں آیا۔

1 ۔ غلام حسن نورانی، صدر
2 ۔ عبدالرحیم منظر، نائب صدر
3 ۔ عبدالقادر آزاد، جنرل سیکرٹری
4 ۔ عبدالقادر آزاد، نائب سیکرٹری
5 ۔ علی ترابی، آفس سیکرٹری
6 ۔ عبداللہ، نگران اعلیٰ

## NYF کے مرکزی ڈپٹی رابطہ سیکرٹری کا دورہ شاہ سید لائبریری ڈوغنی

16 اگست کو مرکزی ڈپٹی رابطہ سیکرٹری جناب ضامن علی ضیاء نے "شاہ سید لائبریری ڈوغنی" کا دورہ کیا۔ اس موقع پر NYF ڈوغنی یونٹ کے نوجوانوں نے ان کا والہانہ استقبال کیا۔ اور انہیں NYF کا مرکزی ڈپٹی رابطہ سیکرٹری منتخب ہونے پر مبارک باد پیش کی۔ جناب علی ضیاء نے اپنے مختصر سے خطاب میں نور بخشیہ یوتھ فیڈریشن ڈوغنی یونٹ کو خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ آپ لوگ مبارک باد کے مستحق ہیں جنہوں نے عصر حاضر کی اہم ضرورت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس لائبریری کی بنیاد رکھی ۔ جس سے وادی ڈوغنی کے علاوہ گردو نواح کے دوسرے علاقے کے لوگ بھی فیض یاب ہوتے ہیں۔ انہوں نے نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ اتفاق و اتحاد اور مذہبی جوش وجذبے کے ساتھ مصروف کار رہیں۔

محمد الیاس ڈوغنی

## وادی شگر میں روحانی اجتماع

خانقاہ معلیٰ الچوڑی میں ایک روزہ اعتکاف کا روحانی اجتماع جناب پیر علی عارف کی قیادت میں منعقد ہوا۔ جس میں الچوڑی، ہورچس، حشوپی اور پھرتنگ باماں کے بیس اہل تصوف نے شرکت کا شرف حاصل کیا۔ ان میں زیادہ تعداد پچیس سال سے کم عمر نوجوانوں کی تھی۔ جو اس عظیم روحانی عبادت میں لوگوں کی دلچسپی کا ثبوت ہے۔ اللہ کے فضل سے روحانی تربیت کی یہ محفل نہایت کامیابی اور خوش اسلوبی سے اختتام پذیر ہوئی۔ اعتکاف کے اختتام پر ایک جلسہ ہوا جس میں الچوڑی اور اس کے مضافات سے کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ اس موقع پر معتکفین سے بغلگیر ہو کر اس عظیم عبادت کی بجاآوری پر مبارک باد پیش کی۔ جناب اخون عباس نے معتکفین کے حق میں دعائے خیر کی اور حاضرین کو اعتکاف کے فضائل و برکات اور فلسفہ ریاضت سے قرآن و حدیث اور فقہ احوط کے احکامات کی روشنی میں آگاہ کیا۔

پیر صادق جنرل سیکرٹری

این وائی ایف الچوڑی

## نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن گانگچھے

ضلع گانگچھے کو اپنی اکثریتی آبادی کے باعث نوربخشی دنیا میں ایک اہم مقام حاصل ہے کیونکہ یہ ضلع نوربخشیوں کا مرکز ہے۔ جہاں کسی بھی تنظیم کی اہمیت وافادیت ایک امر واجب کی حیثیت رکھتی ہے۔ کیونکہ یہاں کے عوام کو ہمہ وقت کسی بھی قسم کے اندرونی و بیرونی دباؤ کا خدشہ رہتا ہے۔

ان تمام خدشات کے پیش نظر نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن ضلع گانگچھے گزشتہ کئی برسوں سے معروف عمل ہے۔ جو کہ نہ صرف اندرونی دباؤ کا مقابلہ کرتی رہی ہے بلکہ بیرونی طور پر بھی کسی قسم کے خطرے کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمہ تن معروف ہے۔ جس کی انتھک محنت اور مسلک نوربخشیہ سے دلی لگاؤ کے باعث اندرونی طور پر چند ایسے مسائل کا حل بھی ڈھونڈ لیا گیا ہے جو گزشتہ کئی برسوں سے انتشار وافتراق کا باعث بنے ہوئے تھے۔

اگر کسی قوم کے نوجوانوں میں ایک انقلابی جذبہ موجود ہو تو دنیا میں کوئی چیز ناممکن نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا میں کوئی بھی تاریخ اٹھا کر دیکھیں تو وہاں نوجوانوں کو اہم مقام دیا گیا ہے۔ اس طرح نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن کے ان تمام نوجوانوں کے کردار بھی نوربخشی دنیا کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھے جائیں گے۔ بس "این وائی ایف" نوجوانوں کی ایسی نمائندہ جماعت ہے جو ان تمام آلائشوں سے پاک ہے۔ جو مسلک نوربخشیہ کی وحدت و یکجہتی اور اس کے وجود کے لئے خطرہ بن سکتی ہوں۔ یہ تنظیم ان تمام اختلافات کے سدباب کے لئے برسرپیکار ہے۔

## نئی کابینہ کا انتخاب

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن گانگچھے کی کابینہ نے دو سال کی مدت مکمل کر لی ہے۔ نئی کابینہ کے انتخاب کے سلسلے میں ایک اہم اجلاس ضلع گانگچھے کے ہیڈ کوارٹر خپلو میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت "این وائی ایف" کے سابق صدر نے کی۔ اور مہمان خصوصی ممتاز سماجی کارکن الحاج غلام نبی شاہین تھے۔ نیز اجلاس میں گانگچھے کی ممتاز قومی شخصیات، علمائے دین، سماجی کارکنوں اور عمائدین نے شرکت کی۔ شرکاء نے اہم مذہبی امور پر تبادلہ خیالات کرتے ہوئے سبکدوش ہونے والی کابینہ کی کارکردگی اور ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ اور ضلع گانگچھے کے اندر ایک محرک تنظیم کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔ اور آئندہ دو سالوں کے لئے نئی کابینہ کا انتخاب عمل میں لایا۔ نو منتخب کابینہ نے ایک سچے ایمانی جذبہ کے ساتھ اپنے عہدوں کو قبول کیا اور تمام شرکاء جلسہ نے ان عہدیداروں پر بھرپور اعتماد کا اظہار کیا۔ نئے منتخب ہونے والے ارکان کے اسمائے گرامی یہ ہیں:۔

1 ۔ کاچو غلام مہدی بیگو، صدر
2 ۔ علی محمد، نائب صدر
3 ۔ غلام عباس چوپا (کرامینگ)، جنرل سیکرٹری
4 ۔ نثار حسین، ڈپٹی جنرل سیکرٹری
5 ۔ غلام رسول، آرگنائزر
6 ۔ شبیر حسین، رابطہ سیکرٹری
7 ۔ عبدالرحمن (عزیس)، ڈپٹی رابطہ سیکرٹری
8 ۔ محمد ابراہیم، نشرواشاعت سیکرٹری
9 ۔ محمد جان، ڈپٹی نشرواشاعت سیکرٹری
10 ۔ غلام حسین، آفس سیکرٹری
11 ۔ عبدالخالق قاری، فنانس سیکرٹری
12 ۔ اے۔ایم۔ایچ۔کاشف، لائبریرین

مجلس قائدین کے ارکان کے اسمائے گرامی یہ ہیں:۔

1 ۔ پیر نوربخشیہ جناب سید محمد شاہ نورانی
2 ۔ جناب محمد عبداللہ مفتی اعظم نوربخشی، چیئرمین
3 ۔ جناب سید حمایت حسین صاحب،
4 ۔ جناب فقیر محمد ابراہیم
5 ۔ جناب محمد اقبال ممبر ناردرن ایریاز کونسل
6 ۔ جناب محمد یوسف چیئرمین میونسپل کمیٹی خپلو
7 ۔ جناب اخوند حسین
8 ۔ جناب غلام نبی شاہین
9 ۔ جناب احمد علی
10 ۔ جناب اخوند محمد یوسف
11 ۔ جناب صوبیدار محمد علی
12 ۔ جناب حاجی محمد حسن
13 ۔ جناب صوبیدار عیسیٰ

## تردید

حاجی محمد علی، نائب صدر انجمن فلاح وبہبود صوفیہ نوربخشیہ
سکردو بلتستان

تبیان نوربخشیہ کراچی کے جون کے شمارے میں سکردو سے محمد نذیر نے مسلک صوفیہ نوربخشیہ کے نام کے بارے میں میرے حوالے سے اپنے مضمون "پیر نوربخشیہ کا دورِ سکردو" کے آخر میں جو باتیں درج کی ہیں انہیں پڑھ کر انتہائی حیرت ہوئی۔ مجھ میں نہیں آتا کہ موصوف نے یہ من گھڑت باتیں مجھ سے منسوب کر کے لکھنے کی کیوں ضرورت محسوس کی۔ میں اس مضمون میں مندرج باتوں کی بھرپور تردید کرتا ہوں۔

میں نے اس قسم کی کوئی بات "مدرسہ شاہ ہمدان" کے اجلاس میں نہیں کہی ہے۔ موصوف کو چاہئے کہ مذہبی منافرت پھیلانے کی مذموم حرکتوں سے اجتناب کر کے باہمی اخوت کو ہمیشہ اجاگر کرنے کی کوشش کریں اس میں ہم سب کی بھلائی ہے۔

یاد رہے کہ تبیان نوربخشیہ کراچی کے شمارہ جون میں صفحہ 21 پر حاجی محمد علی صاحب نائب صدر انجمن صوفیہ نوربخشیہ سکردو سے منسوب ایک بیان شائع ہوا تھا جس میں لکھا تھا کہ ہمارے مذہب کا نام امامیہ نوربخشیہ ہے۔ آج کے بعد اس پر کسی کو تبصرہ کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ بیان میں مزید لکھا تھا کہ انہوں نے اہل محفل سے پوچھا کہ اس پر سب کو اتفاق ہے یا نہیں، تمام شرکاء محفل نے یک زبان ہو کر اقرار کیا کہ یہی نام ہم سب کو منظور ہے وغیرہ وغیرہ۔

ادارہ نوائے صوفیہ بھی تمام رپورٹر حضرات سے گزارش کرتا ہے کہ وہ غلط بیانی سے گریز کریں۔ ورنہ اس طرح کی رپورٹنگ معزز شخصیات کی شہرت کو نقصان پہنچنے کا باعث بن سکتی ہے۔ جس کا ذمہ دار رپورٹر خود ہوگا۔

## شمع بزم تصوف کی افتتاحی تقریب

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن کورنگی یونٹ کے زیر اہتمام شمع بزم تصوف کا پہلا باقاعدہ اجلاس معروف کرنی ہال کورنگی میں منعقد ہوا۔ جس میں کراچی کے طول و عرض سے صوفیہ نوربخشیہ کے پیروکاروں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ تقریب کی صدارت مرکزی صدر محمد باقر دارانے کی جبکہ مہمان خصوصی ممتاز عالم دین جناب سید شہاب الدین تھے۔ قاری غلام نبی نوری نے تلاوت کلام پاک سے تقریب کا آغاز کیا۔ جناب مولانا محسن علی نے بزم تصوف کے قیام کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔ NYF کے صدر نے خطبہ صدارت میں کورنگی یونٹ کو شمع بزم تصوف کے قیام پر مبارک باد پیش کی۔ غلام مہدی شاہد اور محمد حسن دلشاد نے بھی اس تقریب سے خطاب کیا۔ آخر میں مہمان خصوصی نے تصوف میں نوجوانوں کی ذمہ داریوں اور کردار کی اہم ضرورت پر روشنی ڈالی۔

غلام رسول ثاقب
جوائنٹ سیکرٹری این وائی ایف

## سکردو میں شاہ ہمدان مدرسہ کے قیام اور قبلہ فقیر صاحب اور ان رفقائے کرام کو حج کی سعادت حاصل ہونے پر مبارک باد

21 جولائی بروز جمعۃ المبارک کو انجمن تحفظ اہلیان یوچنگ کراچی کا ایک اہم اجلاس حاجی حسین درویش کے زیر صدارت منعقد ہوا جس میں ایک متفقہ قرارداد کے ذریعے قبلہ فقیر صاحب اور دوسرے حجاج کرام کو حج کی سعادت حاصل کرنے پر اور سکردو میں شاہ ہمدان سے منسوب ایک کامیاب مدرسے کا قیام عمل میں لانے پر دلی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے مبارک باد پیش کی۔

احمد علی شاہین
پریس سیکرٹری انجمن تحفظ یوچنگ
کراچی

## مراسلات

ایڈیٹر کا مراسلہ نگار کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں

سب کارکنان نوائے صوفیہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ دیگر این وائی ایف وم سم یونٹ میں چند دانشور اور علماء کو بھی شامل کرنے کی ترغیب دینا ہوگی۔ تاکہ اس طرح یہاں کے مذہبی مسائل حل ہو سکیں۔

محمد ابراہیم وائس چیئرمین
یونین کونسل پھروالینڈ وم سم

نوائے صوفیہ کے ذریعے ہر قسم کی معلومات ہر فرد بشر کو موصول ہوتی ہیں اگر تعلیم یافتہ حضرات ان میں موجود قیمتی اصولوں کو اپنا کر عمل کرنے کی کوشش کریں تو ضرور ہم لوگ کامیاب ہوں گے۔

نوائے صوفیہ کو کافی شہرت حاصل ہوئی ہے۔ اس کی وجہ یہ کہ نوائے صوفیہ کے کارکنوں کی شب و روز کی انتھک محنت و کوشش ہے۔

محمد یعقوب مدرس
خپلو پائین

میں بہت حیران ہوں کہ نوائے صوفیہ آج کل بہت مقبول ہو گیا ہے اور عوام اسے شوق سے پڑھتے ہیں نیز دینی و دنیاوی معلومات حاصل کرکے مذہب میں جائز و ناجائز کی ہر شخص تمیز کر سکتا ہے۔ یہ سب آپ لوگوں کی دن رات محنت کرنے کا پھل ہے۔

نوائے صوفیہ کا ہر شمارہ بازار سے خرید کر پڑھتا ہوں۔ جس سے میرے مذہبی جذبے کو تسکین حاصل ہوتی ہے اور فخر محسوس کرتا ہوں کیونکہ اس مصروف ترین دور میں وسائل کی کمی کے باوجود نوجوان طبقے نے جذبہ ایمان کے ساتھ اس رسالہ کے ہر شمارے کو معیاری پیش کیا۔ جو قابل تحسین ہے۔ آئندہ مجھے بھی رسالے کے مستقل خریداروں میں شمار کرتے ہوئے رسالہ ارسال فرمائیں۔

محمد اسحاق سلغاوی کرس - تھنگ سکردو



ہومیو ڈاکٹر ایم - اے شاہد

میں نوائے صوفیہ کا پرانا قاری ہوں۔ این ایل آئی سنٹر میں بھی ہمیشہ نوائے صوفیہ ہمیں پڑھنے کو ملتا ہے۔ علامہ صاحب اور ڈاکٹر غازی نعیم صاحب کی تحریریں رسالے کو زینت بخشتی ہیں۔ گزشتہ شمارے کے تمام مضامین معیاری تھے۔

محمد اسماعیل خپلوی
این ایل آئی سنٹر
بونجی گلگت

میں امامیہ صوفیہ نور بخشیہ کے دعویداروں میں سے ایک ہوں جس کی وجہ سے ابھی تک نوائے صوفیہ کا مستقل خریدار نہیں بن سکا ہوں مگر دوستوں سے لاکر کوئی بھی شمارہ پڑھے بغیر نہیں چھوڑتا ہوں۔

یہ لب کشائی بے جا نہ ہوگی کہ بلتستان اور پوری دنیا میں مسلک نور بخشیہ کو عروج و دوام بخشنے میں اس رسالے کا بنیادی کردار ہے یہی وجہ ہے آج حضرت امیر کبیر کا عظیم مشن پھر دنیا والوں پر واضح ہو رہا ہے۔ نور بخشی علماء، زعماء، مفکرین، مدبرین، شعراء اور طلباء حضرات سے میری یہ پرزور گزارش ہے کہ خدا کے لئے آپس کے معمولی اور چھوٹے چھوٹے اختلاف کو نظر انداز کرکے یک جان و دو قالب ہو کر شریعت محمدیہ کی اشاعت کے اس کار خیر میں شریک ہوں۔

محمد امین
خپلو چھی

ہم تمام نوجوانان صوفیہ نور بخشیہ سینو اراکین نوائے صوفیہ کو سلام اور خراج تحسین پیش کرتے ہیں نوائے صوفیہ جو کہ پوری دنیا میں مسلک صوفیہ نور بخشیہ کو عروج و دوام بخشنے میں بہت اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ یہ رسالہ اب نہ صرف پاکستان میں مشہور ہو گیا ہے بلکہ پوری دنیا میں مقبول ہو رہا ہے۔

ایم خلیل سینوی
نور بخشیہ یوتھ فیڈریشن پاکستان
یونٹ سینو

نوائے صوفیہ شوق سے پڑھتا ہوں اور دل کو سکون ملتا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس قوم اور رسالہ کو دن دگنی رات چگنی ترقی دے۔ آمین یہاں کراچی میں چندہ جمع کرنے والوں نے عجیب طریقہ اپنایا ہوا ہے۔ کبھی علاقائی، کبھی مذہبی اور کبھی معاشرتی حیلے بہانوں سے ہر ہفتے چندہ جمع کرنے آتے ہیں اور پچاس روپے سے کم لینے کو تیار نہیں ہوتے نہ دینے کی صورت میں فتویٰ صادر کرنے میں تاخیر نہیں کرتے میرے خیال میں چندہ کے نام سے بھتہ لینے کا یہ طریقہ غیر اسلامی اور غیر اخلاقی ہے۔ بے چارے طلباء مختلف سکولوں اور کالجوں میں محنت مزدوری کر کے تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں یا گھروں سے مختصر امداد ملتی ہے۔ یہ رقم بھی چندہ میں صرف ہو جاتی ہے۔ نہ دینے کی صورت میں چندہ جمع کرنے والوں کا فتویٰ سن کر ذہنی کرب سے گزرنا پڑتا ہے۔ یوں طلباء ان چندوں سے گریزاں رہتے ہیں۔

اختر حسین
شیلو حال کراچی

نوائے صوفیہ کا ہر شمارہ پڑھنے کے بعد خیال آتا ہے کہ یہ سب سے اچھا شمارہ ہے لیکن جب اگلا شمارہ ملتا ہے تو قاری اسے سب سے اچھا شمارہ قرار دینے پر مجبور ہوتا ہے۔

آخوند اشرف حسین کوروی
انٹرمیڈیٹ کالج راولپنڈی

ماشاء اللہ غازی نعیم صاحب۔ علامہ محمد بشیر صاحب اور رستم علی انجم صاحب کے مضامین پڑھ کر عجب دلوں سے پردے ہٹ رہے ہیں اور روحانی تربیت وہدایت مل رہی ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے قلم سے مزید روحانی چشمے پھوٹنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ (آمین)

محمد الیاس غازی
سرکی حال طولتی کھرمنگ

نوائے صوفیہ کیلئے ایک مضمون اور مبلغ -/1240 روپے ارسال کر رہا ہوں۔ امید ہے مضمون اگلے شمارے میں شائع کریں گے۔ آئندہ رسالہ پنڈی کے بجائے میرے آبائی گاؤں ارسال کریں۔ شکریہ

محمد حسن نوری
یو اے ای ابو ظہبی

اراکین تنظیم سلترو سیاچن مرکز، ادارہ نوائے صوفیہ کا بے حد ممنون ہے کہ ہماری ارسال کردہ خبر نوائے صوفیہ جیسے مقبول رسالہ میں شائع کر کے حوصلہ افزائی فرمائی۔

محمد اختر
صدر تنظیم سلترو سیاچن مرکز

یخ بستہ ہواؤں میں بیٹھ کر خط لکھا تھا مگر جواب نہ پا کر افسوس ہوا۔ علامہ صاحب کے نام چار عدد سوالات ارسال کئے تھے وہ بھی شائع نہ ہوئے۔ شمارہ نمبر 9 بہت دیر بعد شائع ہوا۔ آئندہ اتنا انتظار نہ کروائیں۔ بہت تکلیف ہوتی ہے۔ ڈاکٹر غازی صاحب کی سائنس کے مضامین کی کمی شدت سے محسوس کی جا رہی ہے۔ ہاں ڈاکٹر صاحب نے پچھلے دو شماروں میں قبر پرستی کی مذمت کی تھی۔ اس سے کیا مراد ہے؟

بابو محمد تقی شگری
FPU - 5

میں رسالے کا مستقل قاری ہوں مبلغ -/120 روپے ارسال خدمت ہیں۔ براہ کرم رسالہ جاری رکھیں۔ رسالہ روز بروز ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ میں نوائے صوفیہ کی وساطت سے صوفیہ نوربخشیہ کے علماء کرام سے اپیل کرتا ہوں کہ امیر کبیر سید علی ہمدانی کی خانقاہ کو دوبارہ آباد کرنے کے لئے ہماری مدد کریں یہاں لوگوں کی عدم دلچسپی کی وجہ سے خانقاہی نظام ختم ہوا ہے۔ مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے والا معاملہ ہے۔

نثار حسین آرزو
شگر چھورکاہ

نوائے صوفیہ کے مضامین انتہائی سلیس اور عام فہم ہیں۔ انہیں بار بار پڑھنے کو جی چاہتا ہے میں نوائے صوفیہ کا عاشق ہوں۔ بازار سے کبھی ملتا ہے کبھی نہیں۔ لہٰذا مجھے براہ راست رسالہ بھیجا کریں۔

محمد ابراہیم راہی
ہورچس شگر

بندہ نوائے صوفیہ کا مستقل قاری ہے۔ رسالہ کبھی کبھار ملتا ہے۔ کیا وجہ ہے۔ رسالے کے معیار میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ اللہ آپ حضرات اور رسالہ کو نظر بد سے بچائے۔ شمارہ نمبر 9 میں قبلہ فقیر صاحب اور حجاج کرام کی حج بیت اللہ سے واپسی کے بارے میں پڑھ کر روحانی خوشی حاصل ہوئی۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ قوم میں بیداری آگئی ہے۔ چند سوال ارسال خدمت ہیں۔

غلام رسول
ڈی کمپنی 3 NLI

ناچیز نوائے صوفیہ کا مستقل خریدار ہے۔ رسالہ ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ ڈاکٹر غازی صاحب کے مضامین قابل قدر ہیں۔ کارکنان نوائے صوفیہ کو سلام پیش کرتا ہوں۔ قبلہ فقیر صاحب کو حج سے واپس تشریف لانے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

عبدالکریم خپلوی
3 این ایل آئی

نوائے صوفیہ کا نیا شمارہ ملا معیاری مضامین دیکھ کر دلی خوشی ہوئی۔ شاہ ہمدان فیڈریشن سرمک نے جامع کے پرنسپل جناب سید محمد شاہ صاحب کی قیادت میں ٹاؤن ایریا سکردو کا مطالعاتی دورہ کیا۔ اس دوران سکردو سیٹلائٹ ٹاؤن میں فیڈریشن شاہ ہمدان کے ایک یونٹ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جس کے عہدیدار درج ذیل ہیں۔

1 - شجاعت حسین، صدر
2 - سید مختار حسین، جنرل سیکرٹری
3 - حبیب اللہ، جوائنٹ سیکرٹری
4 - محمد ابراہیم، رابطہ سیکرٹری
5 - محمد شریف، پبلسٹی سیکرٹری
6 - بشیر احمد، فنانس سیکرٹری
7 - محمد اسماعیل، آفس سیکرٹری
8 - محمد نسیم اختر، نگران اعلیٰ

ذاکر حسین جنرل سیکرٹری
شاہ ہمدان سٹوڈنٹ فیڈریشن
سرمک

شمارہ نمبر 9 ملا۔ معیاری مضامین پڑھ کر دلی مسرت حاصل ہوئی۔ قبلہ علامہ صاحب اور غازی صاحب کے مضامین اپنی مثال آپ ہیں۔ اللہ تعالیٰ مذہب حقہ کی اس آواز کو گھر گھر پہنچانے پر آپ سب کو جزائے خیر عطا کرے۔ آمین

سجاد حسین بلغاری
آزاد کشمیر یونیورسٹی آزاد کشمیر

# سائنسدانوں کے جدید نظریے

محمد سلیم سکردو

بہت سے سائنس دان تو مادہ کے وجود کا ہی انکار کر رہے ہیں۔

برٹرینڈ رسل لکھتا ہے۔

"There is no longer reason to believe that there is" such a thing as "matter" consisting of atoms that persists and moves."

"اب ایسے کوئی دلائل باقی نہیں ہیں جن سے یہ یقین کیا جاسکے کہ مادہ جیسی کوئی چیز موجود ہے، جس میں ایٹم موجود ہونے کی وجہ سے حرکت کرتے ہیں۔"

برٹرینڈ رسل مزید لکھتا ہے کہ:۔

"ذہنی واقعات، جسمانی اور مادی واقعات سے زیادہ یقینی ہوتے ہیں۔ کیونکہ مادی واقعات (اور اشیاء) کا ادراک ذہن کے ذریعے ہی ہوتا ہے اس وجہ سے مادی واقعات و نتائج کو صرف اغلب ہونے کا درجہ ہی دیا جاسکتا ہے۔"

ایڈنگٹن لکھتا ہے:۔

"سائنسی جبریت خود اس کی اپنی قوت کے قلعے میں فیل ہو گئی ہے یعنی ایٹم کی بناوٹ کے بیان میں۔"

جولین ہکسلے کو کہنا پڑا ہے کہ:۔

"اگر کسی طرح کا خدا یا مافوق الفطرت ہستی تسلیم کر لی جائے تو پھر خدائے واحد کی ہستی کے علاوہ کسی اور کا ہونا ممکن ہی نہیں ہے۔"

ممتاز ماہر نفسیات یونگ لکھتا ہے:۔

"پچھلے دس سالوں میں مختلف ذرائع سے اور بہت سے حوالوں سے یہ بات سامنے آرہی ہے کہ مغربی دنیا آج احیائے روحانیت کے مقام پر کھڑی ہے۔"

پھر وہ کہتا ہے کہ "ہمیں کبھی اس بات کا خیال نہیں آیا کہ اگرچہ ہم مشرق کو بظاہر شکست دے رہے ہیں مگر ہو سکتا ہے کہ وہ اندر سے ہم کو اپنے نظریات میں جکڑتا جا رہا ہے۔"

مشہور سائنس دان وائٹ ہیڈ نے برٹرینڈ رسل سے مل کر بیسویں صدی کی ریاضی کی عظیم کتاب (Principa Mathemetica) لکھی تھی، جس میں وہ اظہار کرتے ہیں کہ

"مذہبی خیالات اور ان کی ترقی کی تاریخ دنیا میں ہمارے لیے ایک مشعل امید ہے۔"

"یہ مکاشفہ صرف عبادات کا داعیہ پیدا کرتا ہے اور عبادات کے معنی جذب کے داعیہ کے آگے سر تسلیم خم کرنے کا نام ہے جو محبت کی متحرک قوت سے پیدا ہوتی ہے۔ خدا انسان میں پرستش کا داعیہ اور جذبہ پیدا کرتا ہے اور یہ خدا کی طاقت کا مظاہرہ ہے۔"

ایڈنگٹن پرزور طریقے سے کہتا ہے:۔

"مذہب جدید سائنس دان کے لئے پچھلے بیس سالوں میں خاص طور سے اس وجہ سے ممکن ہو گیا کہ سائنسی تخیلات نے اضافیت اور کوانٹم نظریات میں آئن سٹائن، ہیزن برگ اور بوہر کی تحقیقات کی وجہ سے عجیب اور نیا رخ اختیار کر لیا ہے۔"

Evidence of God in an expandig universe

(توسیع پذیر کائنات میں ہستی باری تعالیٰ کے شواہد) کے نام سے چالیس سائنسدانوں نے مل کر ایک کتاب لکھی ہے۔ ان میں سائنس کے ہر شعبے کے لوگ شامل ہیں۔ غرض اٹھارویں اور انیسویں صدی کے برعکس بیسویں صدی کے سائنسدان خدا کے آگے بڑی عاجزی سے سربسجود ہو چکے ہیں۔

اب مشہور سائنسدان ایک عجیب جوش و خروش سے اصرار کرتے ہیں کہ سائنس حقیقت کا صرف ایک جز ظاہر کرتی ہے۔ اب ہم یہ نہیں بتا سکتے کہ ہم ہر اس چیز کو وہم سمجھ لیں جس سے کہ سائنس قطع نظر کر لیتی ہے ..... سائنس میں یہ تبدیلی اچانک آئی ہے۔ اور اس نئی سائنسی دنیا میں صوفیوں کو بھی رہنے کا حق مل گیا ہے۔

# نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم

ذاکر حسین ذاکر

مبارک مجتبیٰ مشکل کشا صل علیٰ آئے
ہمارے دل کی دھڑکن ، رحمت ارض و سما آئے

وہ جو محروم دست شفقت و دید پدر ٹھہرے
یتیموں کے لئے بن کر کرم اور آسرا آئے

نمونہ زندگی کا ہر بشر کو ان سے ملتا ہے
زہے ، خیر البشرؐ ، خیر الوریٰ ، نور الھدیٰ آئے

بصیرت قلب میں اور روشنی شمس و قمر میں ہو
عطائے نور کو ہیں معنی شمس الضحیٰ آئے

نسیم خلد بھی خوشبو میں کچھ جس سے فروتر ہو
مرے مولاؐ کے کوچے سے کبھی ایسی صبا آئے

تریؐ آمد سے کیسی تلخیاں بدلیں حلاوت میں
ہزاروں خون کے پیاسوں کو جان دیتے مزا آئے

وہ انداز محبت جس سے صد ممتا بھی شرمائے
محبت بانٹنے امت میں ، محبوبؐ خدا آئے

مرے آقا ترستی ہے تیری امت محبت کو
خدارا کر دعا ان میں تری بوئے وفا آئے

بیان حسن مولا کی کہاں طاقت ہے ذاکر میں
مگر ہاں آیہ حسن ازل میں مصطفیٰ آئے

## حلیہ شریف

شتابی خوبی رفتار ان کی
بہت رفتار تھی ہموار ان کی
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل

درازی کے تھے حامل زند احمدؐ
کہ اصلاح قلوب ان سے تھا بے حد
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل

نہایت معتدل خلقت تھی ان کی
نہایت ہی حسیں صورت تھی ان کی
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل

نہ وضع پاک ان کی لاغری پر
نہ جسم پاک مائل فربہی پر
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل

لکھے ہیں ان کے اوصاف حمیدہ
میں ان کے ہجر میں ہوں غم رسیدہ
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل

بیان حسن سے ہوں ان کے قاصر
کوئی شاعر نہ ہو گا اس پہ قادر
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل

خدا ہی جانتا ہے شان ان کی
وہی رکھتا ہے بس پہچان ان کی
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل

خدایا ان پہ کر رحمت کو ارزاں
اور اپنا فضل کر ان پہ فراواں
خدا کی رحمتیں ان پر ہوں نازل